www.neweramagazine.com
حیا اور حرم کی
بیوقوفیاں
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
امرحہ شیخ
New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیااور حرم کی بے وقوفیاں

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

بھیگا بھیگا سایہ موسم

بھیگا بھیگا سایہ موسم

بھیگا بھیگا سایہ موسم

بھیگاااااا۔۔۔ہائے اللہ کون جاہل ہے۔۔اس سے پہلے حرم اپنی سریلی آواز میں دوبارہ ایک ہی لائن دوہراتی کسی نے پیچھے سے اسکی کمر پے اپنے ہاتھ کا نقشہ چھاپ دیا۔۔بیچاری حرم دہل کر رہ گئی۔۔۔

کچھ دیر یونہی دل پر ہاتھ رکھے کھڑی رہی۔۔ پھر اچانک غصّے سے چیخ اٹھی۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا حیا غصّے میں حرم کو گھور رہی تھی۔۔۔

کب سے دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔بھیگا موسم بھیگا موسم۔۔۔بہت بھیگ لیا اب چلو نیچے۔۔۔ سب کھانے کی ٹیبل پے انتظار کر رہے ہیں۔حیا نے خوب بھڑاس نکالنے کے بعد اپنے آنے کی وجہ بھی بتائی۔۔۔

تو پہلے نہیں بتاسکتی تھی۔۔۔۔۔۔حرم اسے گھور کے بولی۔۔۔

ہنہ کیسے بتاتی یہاں تو تم جنوں کے سات کنسرٹ کرنے میں مصروف ہو۔۔حیا نے طنز کیا۔۔

حرم بس گھور کر ہی رہ گئی۔

اب چلو نیچے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم !تایاابو۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔ارے واہ بھئی ہماری بیٹی کب آئی اسلام آباد سے ؟احتشام صاحب حرم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔حرم انکے چھوٹے بھائی کی بیٹی ہے۔

کل ہی تو آئی ہوں اور آپ آج ائے ہیں۔۔حرم ناراض ہونے لگی۔۔

ہاہاہا۔۔!بیٹاایک ضروری میٹنگ تھی تبھی جاناپڑا۔۔

ہمم چلیں کوئی بات نہیں۔۔حرم نے کہاتو سب مسکرادیے۔۔۔

چلیں اب کھاناشروع کریں سب۔۔۔تائی امی نے سب کی توجہ کھانے کی طرف کروائی۔۔۔

رات کو پھر تیز طوفانی بارش شروع تھی اور حیااپنے کمرے میں زمین پے بیٹھی ہاتھ میں فرنچ فرائز سے بھری پلیٹ لئے ٹی وی پے ہارر مووی دیکھنے مین مگن تھی ساتھ ہی اس کے حرم بیٹھی ہوئی تھی۔اہاں نہیں۔۔نہیں۔۔۔بیٹھی نہیں بلکے یہ کہنازیادہ بہتر ہے چپک کے بیٹھی ہے۔ (چھپکلی)

اب اتنے خوفناک منظر جو دیکھائے جارہے ہیں۔۔ڈرناتو پھر ڈرپوک سی حرم نے تھاہی۔۔ڈر توحیابھی رہی تھی۔۔لیکن ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔اچانک ہی بارش کی وجہ سے لائٹ چلی گئی۔۔۔اور سب سے پہلے حیاچیخیں مارتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

اور بیچاری ڈرپوک سی حرم جس کی حالت پہلے ہی پتلی ہورہی تھی۔۔۔۔وہ سیدھا بیڈ پے چڑھ کر رضائی میں گم ہوگئی تھی۔

دوسری طرف حیاجو کمرے سے باہر نکلناچاہ رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھولنے کی کوششوں میں لگی ہوتی ہے جو کھل ہی نہیں رہاہوتا(کھلے گاکیسے کھول ہی غلط رہی ہوتی ہے بیچاری)بہت کوششیں کرنے کے بعد جب دروازہ نہیں کھلا تو بیڈ کی طرف بھاگی اوراندھیرے کی وجہ سے سیدھا حرم پے گرگئی۔۔۔

دونوں کی ہی ڈر کے مارے چیخیں نکل گئی تھی (ظاہر سی بات ہے ایک چڑیل گرتی ہے تو دوسری چڑیل پے ہی آ گرتی ہے)

کمرے میں کسی کے ہونے کااحساس تب ہواجب ان دونوں کی آوازوں کے ساتھ ایک مرد کی بھاری آواز بھی شامل ہوئی۔۔۔

دونوں ہی سہم کرچپ ہوگئ تھیں۔۔۔

دونوں چپ کرکے انتظار کررہی ہوتی ہیں کہ پھرآوازائےتاکے پتاچل سکے آواز کس کی ہے۔

کافی ٹائم گزرگیالیکن دوبارہ آواز نہیں آئی۔۔۔دونوں انتظار ہی کرتی رہ گئیں۔۔۔۔۔

آواز تونہیں آئی البتہ لائٹ ضرور آگئی اور ساتھ ساتھ ان دونوں کی جان جو خوف سے نکلنے ہی والی تھی۔۔۔

یااللہ تیرا شکر ہے میں بچ گئی۔۔۔حرم نے ہاتھ اٹھاکر شکر کیا۔حیاتوابھی تک کمرے میں چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔

سب تمہاری وجہ سے ہواہے اتنی خوفناک موویز دیکھنے کو کس گدھے نے کہا تھاتمہے۔۔۔حرم غصّے میں اسے بول رہی تھی جب ایک بار پھر کسی کی آواز آئی۔۔۔

آآآآآآ۔۔۔۔بھوت۔۔۔۔بھوت۔۔۔۔۔بھوت۔۔۔بچاؤ۔۔۔حیااور حرم ڈر کر ایک

دوسرے سے چپک گئیں اور چیخیں مارنے لگیں۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔!! عمر اور احمر کے قہقہ لگانے کی آواز پر دونوں فوراچپ ہوئیں۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ کتنی ڈرپوک ہو یار قسم سے ہاہاہا۔۔۔ دونوں ہی حیا اور حرم کا مزاق اڑانے میں لگے ہوئی تھے۔۔۔

جب دونوں کے منہ پر زور سے تکیہ آکر لگا۔۔۔ دونوں کی ہی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔

ہنسو ہنسو اور نکالو اپنے یہ بتیس دانت۔۔۔ حرم جل کے بولی جب کے حیا صرف گھور رہی تھی۔

عمر نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑے احمر کو دیکھا پھر دوبارہ دونوں کی طرف دیکھا پھر نیچے گرے ہوئے تکیے کو جھک کر اٹھایا اور حرم کو مار کے قہقہ لگاتا باہر بھاگ گیا۔۔

حرم جو اسے غصّے میں دیکھ رہی تھی تکیہ اسکے منہ پر اتنی زور سے آکر لگا۔۔

افففف۔۔۔ عمر کے بچے اللہ پوچھے تمہے۔

ارے حرم بیٹا کیا ہوا؟؟ حرم تائی امی کے پاس کچن میں آئی تو اس کی لال ناک اور سوجھی انکھیں دیکھ کر تائی گھبرا گئیں۔

کچھ نہیں بس آنکھ میں صابن چلا گیا۔۔۔ حرم نے بہانہ بنایا۔(ورنہ دل تو کر رہا تھا بتا دے آپ کے اس کارٹون بچے نے میری ناک توڑنے کی کوشش کی)

اچھا اچھا۔۔۔ اپنا خیال رکھا کرو بچا اتنی پیاری سی ہو۔۔تائی امی نے پیار سے کہا۔۔ حرم انکی اپنے لئے اتنی محبت دیکھ کر مسکرا دی۔۔

یہ کون آیا ہیں۔۔۔۔جو ہمارے کچن میں کھڑی ہیں۔۔۔عمر کچن کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔

حرم نے اسکی بات پہ چمٹا اٹھایا اور زور سے اسکے بازو پر مارا۔۔عمر تڑپ ہی گیا۔۔

آآآآ۔۔۔جنگلی کہیں کی۔۔۔۔۔ہائے امی جلا دیا آپکے پیارے لال کو۔۔۔ہائے۔۔ہائے۔۔

زیادہ ڈرامے مت کرو ورنہ سچ میں چمٹا تیز گرم کر کے دوبارہ اس سے بھی زیادہ زور سے ماروں گی۔۔ہنہ۔۔۔۔حرم اسکے ڈرامہ کرنے پر اور چڑ گئی۔۔

ظالم عورت۔۔۔عمر نے جما جما کر کہا۔

مجھے ظالم عورت کہا تم۔۔۔

چپ ہو جاؤ کیا ہنگامہ کر دیا ہے۔۔۔اس سے پہلے حرم اور کچھ کہتی۔۔۔تائی امی نے دونوں کو ڈانٹ دیا۔۔۔۔

عمر اسے منہ چڑا کر باہر نکلا۔۔حرم بس کھول کر رہ گئی۔۔۔۔

حرمم!!!اف پتا نہیں کہاں چلی گئی یہ لڑکی۔۔۔حرمم بہری کہاں ہو۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں گلہ پھاڑ رہی ہو۔۔۔حرم جو باتھ روم میں تھی حیا کی آواز سن کر جلدی سے باہر نکلی۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔ایسے کیوں چلا رہی ہو۔۔

کب سے آوازیں دے رہی ہوں تمھے کہاں تھی تم۔۔۔اچھا خیر چھوڑو۔اب جلدی چلو میرے

ساتھ مجھے کچھ دکھانا ہے تمھے۔۔۔حیانے حرم کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے ساتھ کھینچا۔

اف کیا ہو گیا چھوڑو ہاتھ میں چل رہی ہوں خود۔۔۔۔حرم نے تپ کر کہا۔۔حیانے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

اب بتاؤ کیا دکھانا ہے۔۔۔حرم جلدی سے بولی۔۔

صبر کرو بتاتی ہوں تم بس میرے پیچھے آؤ۔۔۔۔

ہیں !! لیکن جا کہاں رہی ہو۔۔۔

افففف چپ ہو جاؤ چھپکلی۔۔۔

کیاااا میں ؟تم نے مجھے چھپکلی کہا۔۔میں کس اینگل سے تمہے وہ واہیات چھپکلی لگتی ہوں۔۔۔حرم اپنے آپ کو چھپکلی کہلوئے جانے پر ہی بھڑک اٹھی۔

لیکن دوسری طرف جیسے پرواہ ہی نہیں۔۔۔

اوہ فو کیا ہو گیا ہے بعد میں رولینا اب خاموش ہو جاؤ۔۔۔حیاء نے حرم کو جھڑکا تو حرم منہ پھولا کر اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔

حیا کو کچھ کہنے کا فائدہ ہی نہیں۔۔۔

دونوں آگے پیچھے پورچ میں اپنی گاڑی کے پاس پہنچی اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر سے نکل گیں۔

پورے راستے حرم خاموش رہی۔۔۔حیانے بھی پرواہ نہیں کی۔۔وو تو شکر کر رہی تھی یہ ریڈیو پھر نہیں بجا۔۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک قبرستان کے باہر رکی ساتھ ہی ساتھ حرم کی دھڑکن بھی۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔تم نے یہاں کیوں گاڑی روکی۔حرم اپنے خشک گلے کو تر کر کے بولی۔۔۔

حیااسکی بات کو نظرانداز کر کے گاڑی سے باہر نکل گئی اور اسکے اترنے کاانتظار کرنے لگی۔

حرم نے آیت لکرسی پڑھ کر خود پر حصار کیا پھر گاڑی سے اتر کر حیا کے ساتھ قبرستان کی طرف بڑھنے لگی۔۔

حیاتم یہاں کرنے کیاآئی ہو؟جانتی ہونااس قبرستان میں کوئی نہیں آتا۔۔۔اور کتناسناٹاہے یہاں۔۔۔اندھیرا بھی بڑھ رہاہے۔حرم نے ڈرتے ہوئے حیاسے پوچھا۔۔

ارے ڈرومت میں ہوں نا۔۔۔

تم ہو تبھی مجھے زیادہ ڈر لگ رہاہے۔۔۔خود توسب سے بڑی پھٹٹو ہو۔۔سب سے پہلے تم بھاگتی ہومجھے چھوڑ کر۔۔۔حرم نے تپ کر کہاتوحیانے ایک زبردست گھوری سے اسے نوازالیکن کہا کچھ نہیں۔۔

دونوں اندر جاکرایک قبر کے پاس پہنچی۔۔

حیا!!

ششششش!!!!یہ قبر کھلی ہوئی ہے۔۔۔حیانے اسے بتایا

کیاااااااا؟؟؟؟؟

پاگل ہوگئی ہو چیخومت خاموش رہو۔۔۔حیانے حرم کو بازوپر تھپڑ رسید کیا۔

افف جنگلی۔۔۔۔حرم اپنا بازوسہلانے لگی۔۔

میں نے کل احمد بھائی اور احمر کی باتیں سنی تھیں۔۔۔۔احمر بتارہاتھاہمارے گھر کے قریب جو

قبرستان ہے وہاں کچھ آدمی ایک قبر میں کچھ چھپا رہے تھے۔۔میں نے گیٹ کے پاس چھپ کر دیکھا میرے دوست بھی ساتھ تھے۔اس لیے میں دیکھنا چاہتی ہوں آخر ہے کیا۔۔حیا نے آنے کی وجہ بتائی۔

کک کک کیا۔۔۔۔تت تت تمھے کس نے بتایا اوا اور یہ قق قق قبر۔۔۔۔حرم ہکلہ کر بولی۔

ارے یار بتایا تو ہے میں نے احمر کی بات سنی ہے۔۔۔

تت تت تم بے وقوف عورت۔۔۔ تمھارا دماغ خراب ہے اگر کوئی چور بدمعاش ہوئے تو؟؟؟

ایک بچے کی باتیں سن کر تم مجھے یہاں لے آئی۔۔حرم شدید غصہ میں بول رہی تھی۔۔اور حیا پہلے حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔پھر حیرت کی جگہ غصّے نے لے لی۔۔۔

تم۔۔۔۔تم نے مجھے عورت کہا۔۔۔حیا تو صدمے ہی میں جلی گئی تھی۔۔

ہاں تو کیا آدمی ہو تم۔۔۔حرم جل کے بولی۔۔۔

تم! تمھے تو میں گھر جا کر بتاؤں گی۔۔۔حیا نے اپنا غصّہ بہت مشکل سے کنڑول کیا۔

تم بھی ذرا چلو گھر تایا ابو کو تمہاری یہ حرکت میں خود بتاؤں گی۔حرم نے بھی ترکی باترکی جواب دیا۔۔

ابھی دونوں کی بحث جاری تھی کوئی ان کے قریب آکر کھڑا ہوا اور اپنی طرح متوجہ کیا۔۔

کون ہو تم دونوں؟ کسی آدمی کی آواز اتنے قریب سن کر دونوں ہی اپنی جگہ سے اچھل کر رہ گئیں۔

ہائے اللہ!! تمیز نہیں ہے ڈرا دیا بچیوں کو۔۔۔۔

میں کیا پوچھ رہا ہوں تم دونوں سے ۔۔۔ وہ حیا کی بات نظرانداز کر کے بولا ۔۔

اسکے تیور دیکھ کے حیا ڈر گئی ۔۔

جج جج جی وہ ہم بھ بھ بھائی راستہ بب بب بھول گئے ۔۔۔ حیا نے مضبوط لہجہ اختیار کرنا چاہا لیکن صاف لگ رہا تھا وہ بہت زیادہ ڈر گئی ہے ۔۔۔۔ دوسری طرف حرم ۔۔۔ اسکی تو سٹی ہی گم ہو گئی تھی ۔۔

اچھا راستہ بھول گئی ہو ؟؟

جج جج جی !!

اچھا قبرستان میں کیسے آ گئی تم دونوں ۔ آدمی نے پھر پوچھا ۔۔

وہ شاید اندھیرے میں پتہ نہیں چلا ۔۔۔۔ حیا نے ہی جواب دیا ۔۔

اچھا اچھا تو گاڑی سمیت ہی اندر آ جاتی اندھیرا اتنا ہے چل کر آنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔ گاڑی کو بھی تو اندھیرے میں کچھ نہیں دیکھا ہو گا نہ ۔۔۔۔۔ اس نے طنز کیا ۔

حیا اسکا طنز سن کر جل بھن گئی ۔۔۔

اے مسٹر تمھے کیا مسئلہ ہے ۔۔۔ ہم کیسے آئے کیوں آئے شرافت سے نو دو گیارہ ہو جاؤ یہاں سے ۔۔۔ حیا نے چٹکی بجا کر کہا ۔۔

حرم نے اسے کہنی ماری ۔۔۔

چپ ہو جاؤ اور بھاگو یہاں سے ورنہ اگر اسے غصّہ آیا تو ہم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا ۔۔

چپ رہو چھپکلی یہ ہوتا کون ہے ہمم ۔۔۔ ابھی حیا آگے اور بھی کچھ کہتی ایک دم ہی اسکی زبان کو

بریک لگی کیوں کے مسٹر ایک دم غصّے سے لال پیلا ہو گیا اور حیا کی طرف بڑھا۔۔

دونوں ہی نے پیچھے کی طرف قدم بڑھائے۔اس سے پہلے وہ پھر ان دونوں کی طرف بڑھتا دونوں ہی چیخیں مارتی دوڑ لگا چکی تھیں۔

آدمی بھی ان کے پیچھے بھاگا۔۔۔ لیکن جب تک وہ ان کے نزدیک آتا دونوں گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں۔

حیا گاڑی سٹارٹ کرو جلدی۔۔۔ یا اللہ ہمیں بچا لیں۔۔۔

حرم چپ کرو۔۔۔

پلیز جلدی چلو یہاں سے۔۔ حرم بار بار اس کو یہی کہہ رہی تھی۔۔

حیا نے گاڑی سٹارٹ کی اور فل سپیڈ میں بھگا دی۔۔ پیچھے وہ آدمی غصّے میں جل بھن گیا۔۔۔

(آپ کیا چاہ رہے تھے اس کے ہتھے چڑھ جاتی معصوم سی بے وقوفیں نا بابا نا)

دونوں گھر پہنچی اور سیدھا روم میں چلی گئیں۔ حرم تو سیدھا جا کر بیڈ پر گری اور حیا باتھروم۔۔

اللہ مجھے یقین نہیں آرہا میں موت کے منہ سے بچ کے واپس آئی ہوں۔۔ حرم نے اپنے آپ سے کہا۔اچانک اسے یاد آیا یہ سب کس کی وجہ سے ہوا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھی اور باتھروم کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

حیا باہر نکلو تم آج زندہ نہیں بچو گی۔۔۔ حیا اس کی آواز سن کر باہر آئی۔۔

تم مجھے کیا زندہ نہیں چھوڑو گی میں تمھے قیامت تک نہیں چھوڑوں گی۔۔ حیا غصّے سے حرم کی طرف بڑھی اور پھر کیا تھا دو پاگل بِلیاں ایک دوسرے پے جھپٹ پڑیں۔۔۔

کیا آفت آگئی ہے۔۔۔ کیوں لڑ رہی ہو جاہل عورتوں کی طرح دونوں۔۔اچانک ہی کمرے میں عمر کی گرج دار آواز آئی۔۔اس کے بعد ہر چیز ساکت ہو گئی۔

(عمر کو دیکھ کر دونوں کو ہی اسکی بات یاد آئی)

عورتیں۔۔۔ کیا کہا زرا پھر سے کہنا۔۔۔۔۔ حرم نے گھور کر پوچھا۔

میں نے کہا۔۔۔ کیا آفت آگئی ہے۔۔ عمر معصوم سی شکل بنا کر بولا۔

اسکے بعد کیا کہا۔۔۔اب کی بار حیا نے پوچھا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔اسکے بعد تو کچھ نہیں کہا۔۔ عمر معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔

جھوٹ ! کیا بولا تم نے ہمیں عورتیں بولا وہ بھی جنگلی۔۔۔اس کی بات سن کر حرم چلا اُٹھی۔

پاگل ہو کیا میں نے کب کہا جنگلی عورتیں۔۔۔

ابھی کہا تم نے۔۔۔

نہیں کہا۔۔ عمر اپنی بات پے ہی ڈٹا رہا۔۔

جھوٹے آدمی۔۔ حرم غصّے میں بولی۔

تم نے مجھے جھوٹا کہا مجھے۔۔۔ عمر نے اپنی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔۔

ہاں کہا کیا کر لو گے۔۔۔ حرم نے پھر کہا۔

چپ کر جاؤ دونوں۔۔ حیا نے حرم اور عمر دونوں کو ہی چپ کروایا جو کتے بلی کی طرح شروع ہو

چکے تھے۔۔

تم جاؤ عمر یہاں سے اب۔۔۔ عمر غصّے میں بڑ بڑاتا چلا گیا۔

تم نے دیکھا اسے۔۔۔ عمر کے جاتے ہی حرم نے حیا کو کہا۔۔

ہاں دیکھا اسے اور تمھے بھی!! حیا نے غصّے سے اسے کہا۔۔

سنا نہیں اس نے ہم دونوں کو کیا کہا۔۔ حرم نے پھر اپنی بات دہرائی۔۔

افففف تو کیا ہو گیا۔۔۔

میں لڑکی ہوں۔۔۔ وہ مجھے عورت بول کے چلا گیا۔۔ وہ بھی جاہل عورت۔۔ حرم نے پھر کہا۔

اس بار حیا نے کوئی جواب نہیں دیا کیوں کے عمر اور حرم دونوں ہی سنتے کم اور فضول زیادہ بولتے تھے۔۔۔۔

اسلام علیکم!! ابو۔۔۔

وعلیکم اسلام!! میری گڑیا کیسی ہے؟

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟ اور گھر میں سب کیسے ہیں۔۔ امی اور حمزہ کہاں ہیں؟

حرم اپنے ابو سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔! آرام سے بھئی سانس لے لو اور سب ٹھیک ہیں۔۔ حمزہ کسی دوست کے ساتھ گیا ہوا ہے۔۔ اور تمہاری امی کچن میں ہیں۔۔۔ آفاق صاحب نے تفصیل بتائی۔

وہاں سب ٹھیک ہیں؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟

ہاہاہاہا۔۔۔جی جی سب ٹھیک ہیں اور میں یہاں بہت خوش ہوں۔ حرم نے کہا۔

چلو خوش رہو۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے میں رکھتی ہوں حیا بلا رہی ہے۔۔اور میرا اسلام دیجئے گا امی کو میں بعد میں بات کرتی ہوں۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔خدا حافظ۔۔

فی امان اللہ گڑیا۔۔۔۔

حرم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی جب دروازے کھول کر کوئی اندر آیا۔۔حرم سمجھی شاید حیا ہے۔۔

کیا کر رہی ہو؟عمر نے اندر آکر پوچھا عمر کی آواز سن کر حرم جھٹکے سے مڑی۔۔۔

تم۔۔۔۔تمیز نہیں ہے کسی لڑکی کے کمرے میں بینا اجازت گھسے چلے آرہے ہو۔۔حرم تپ کر بولی۔۔

لڑکی؟ کہاں ہے لڑکی مجھے تو نہیں دکھ رہی۔۔۔۔عمر معصوم شکل بنا کر اس سے پوچھنے لگا۔ جو اسکی بات پر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

تم بد تمیز ہونے کے ساتھ ساتھ اندھے بھی ہو۔۔۔میں نظر نہیں آرہی تمھے۔۔عمر کے معصومیت سے کہنے پر حرم کا دل کیا کوئی چیز اسکے سر پر دے مارے۔۔

ہیں تم اور لڑکی۔۔۔۔عمر حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

رک جاؤتم میں ابھی جا کر تمہاری شکایت تایاابو سے کرتی ہوں۔ حرم تپ کر تیزی میں کمرے سے جانے لگی جب اندر آتی حیاسے ٹکرائی۔۔۔

اف اللہ !!جی میری ناک۔۔حیااپنی ناک پکڑتی نیچے بیٹھتی چلی گئی اور حرم ایک دم سے پریشان ہو گئی۔۔

حیادیکھاؤمجھے کیازیادہ زور سے لگ گئی۔۔۔حرم پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔

تمہارا کندھاہے یاہاتھی کا پیر۔۔۔ہائے میری پیاری سی ناک۔۔ کہیں ٹوٹ تو نہیں گئی۔۔حیا کا رونا شروع ہو چکا تھا جبکہ حرم جسے دکھ ہو رہا تھا کے اسکی وجہ سے حیا کو چوٹ لگ گئی ہے۔۔حیا کی بات پر پھر غصّے میں آگئی۔۔۔۔عمر جو پیچھے کھڑاحیا کے آنے پر گھبرا گیا تھا۔۔حیا کی بات پر قہقہ لگانے لگا۔۔۔عمر کا ہنسنا جلتی پے تیل کا ساکام کر گیا۔

حرم تو اسکے ہنسنے پر اور زیادہ آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔

عمر کے بچے تمہے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔بہت دانت نکالنے آگئے ہیں۔۔تمہارے سارے دانت میں ابھی شہید کرتی ہوں۔۔۔

ہاہاہا!میں تو چاہتا ہوں تم مجھے نا چھوڑو۔۔آؤ پکڑلو مجھے ہاہاہا۔۔عمر اسے اور تپارہا تھااور وہ تپ بھی چکی تھی۔۔۔

شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔چھچھندر کہیں کے مجھ سے دور رہنا سمجھے۔حرم گھور کے بولی۔۔۔

ہاں بلکل دیکھی ہے بہت ہینڈسم دیکھتا ہوں میری چھچھندرنی۔۔۔عمر نے اسے مزید غصّہ دلایا۔

میں نا تمہارا خون کر دوں گی۔۔۔دفع ہو جاؤیہاں سے۔۔۔۔حرم نے پھر غصّے سے کہا۔

اس سے پہلے وہ پھر جوابی کاروائی کرتا حیا جو دونوں کی جنگ ہوتی دیکھ رہی تھی میدان کے بیچ آگئی۔

بسسس !! کیا ہو گیا ہے کیوں کتوں کی طرح لڑ رہے ہو دونوں۔۔۔شرم آنی چاہیے تم دونوں کو یہاں میری اتنی پیاری ناک ٹوٹ گئی کسی کو پرواہ نہیں ہے۔۔۔لڑنے کا زیادہ شوق ہو رہا ہے تو کہیں اور جا کر لڑو۔۔

عمر اور حرم دونوں خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔۔۔جو غصّے میں دونوں کی عزت کا فالودہ نکال رہی تھی۔۔۔

سوری حیا۔۔۔وہ غلطی سے ٹکرا گئی۔۔۔میں نے تمہے دیکھا نہیں تھا۔حیا کے خاموش ہوتے ہی حرم نے معذرت کی کیوں کے وہ واقعی غصّے میں آگئی تھی اور اس کی وجہ سے چوٹ بھی لگ گئی تھی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔اور تم یہاں کیا کرنے ائے تھے عمر۔۔حیا نے عمر سے پوچھا جو حرم کو دیکھ رہا تھا۔

عمرررر۔۔۔۔عمر ہڑ بڑا کر ہوش میں آیا۔۔

ہا۔۔۔ہاں وہ میں تمہے بلانے آیا تھا۔۔حرم نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جب کے حیا نے وجہ پوچھی۔۔

وہ تمہے امی بلا رہی تھیں۔۔عمر کو جو بہانہ سمجھ آیا وہی بول دیا۔۔۔۔

میں انکے پاس سے ہی آرہی ہوں۔۔۔اب شرافت سے بتاؤ کیوں آئے تھے۔۔۔حیانے گھور کر پوچھا۔۔۔

وہ میں۔۔اوگاڈ کہاں پھس گیا میں۔۔ عمر اپنے آپ سے بولا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ان کے سوالوں سے بچ کے کیسے بھاگے۔۔۔

جواب دو کیا کھڑے کھڑے ہی سو گئے ہو۔۔ حیانے پھر کہا۔۔

اوہ فوہٹو یار بھائی ہوں تمہارا کیا ضروری ہے کوئی وجہ ہو تب ہی آؤں؟ عمر کو اب کوفت ہو رہی تھی۔

جی بلکل کیوں کے بقول آپ کے آپ میرے بھائی ہیں بناوجہ کے آپ کیا آپ کے فرشتے بھی یہاں نہیں بھٹکتے۔۔۔۔حیانے ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔۔

عمر شرمندہ ہوئے بغیر بولا۔۔۔تمہے تو میں بعد میں بتاؤں گا۔۔ہٹواب۔۔۔ عمر حیا کو دھکا دے کر کمرے سے ہی چلا گیا۔۔

میری بات کا جواب دے کر جاؤ عمر۔۔۔۔پیچھے حیا چلاتی ہی رہ گئی۔۔ عمر اس کی آواز کو نظر انداز کر کے چلا گیا۔

تمہارا بھائی ایک نمبر کا چھچھندر ہے۔۔ عمر کے کمرے سے جانے کے بعد حرم نے کہا۔۔

تمہارا بھی وہ کچھ لگتا ہی ہے۔۔ حیانے جواب دیا۔۔۔۔

افففف! چھوڑو اسے۔۔۔کوئی اور بات کرو۔۔۔۔میرا موڈ خراب کر دیا۔۔

اوکے چلو شوپنگ پے چلتے ہیں۔۔۔۔حیانے جوش میں کہا۔۔۔

زیادہ جوش مت مارو میں نہیں جارہی تمھارے ساتھ تھکنے۔ حرم کی بات پر اسنے منہ پھولا لیا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ ویسے بھی جب تک کچھ پسند نہیں آئے گا تو کیسے خرید لوں۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔ ویسے میں سوچ رہی ہوں جب تمہاری شادی ہوگی تم تو شاپنگ مالز میں ہی ملوگی۔۔۔ بلکہ تمھارے سسرال والے بھی تم سے ملنے وہیں اجائیں گے ہاہاہاہا۔۔ حرم حیا کو کہہ کر خود ہی اپنی بات کو انجوئے کر کے ہنسنے لگی۔۔۔

جب کے حیا پہلے اسے گھورتی رہی پھر خود بھی ہنس دی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا۔۔۔ اپنے موبائل میں فیس بک یوز کر رہا تھا۔ جب اسکی نظر حیا کی آئی ڈی میں اسکی اور حرم کی تصویر پے پڑی۔۔

تصویر پے تین چار کمنٹس اے ہوئے تھے۔۔۔ ایک دو تو لڑکیوں کے تھے مگر ایک کسی لڑکے کا تھا۔۔ عمر کی پیشانی پر بال پڑے۔۔

اسکی اتنی ہمت۔۔۔ کیوٹ کیسے کہا اس نے میری بہن اور کزن کو۔ ابھی سالے کو بتاتا ہوں۔۔ عمر غصّے میں آ گیا۔۔

بھائی جان بہت غلط بات ہے کسی کی تصویر پے کمنٹ کرنا ڈیلیٹ کریں اسے پلیز۔۔۔

(شدید غصے میں ہے عمر ابھی کوئی مت ہسنا)

چند سیکنڈ میں ہی ریپلائے آ گیا۔۔۔

تیری تصویر ہے کیاجو رو رہا ہے۔۔۔ چل نکل یہاں سے۔۔ رپلائے پڑھ کر عمر کا غصّہ اور بڑھ گیا وہ سیدھا حیا کے کمرے میں گیا۔۔۔ اس بار نوک کر کے اندر گیا۔۔۔

وہ دونوں جو بیٹھی باتیں کر رہی تھی عمر کو اندر آتا دیکھ اسے دیکھنے لگیں جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

کیا ہوا تمہارا چہرہ اتنا لال ٹماٹر کیوں ہو رہا ہے۔۔ حیا کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی حرم بول پڑی۔

تم دونوں کی وجہ سے سمجھیں۔۔۔

ہیں ہماری وجہ سے۔۔ دونوں ایک ساتھ بولیں۔۔

ہاں۔۔۔۔ سچ سچ بتاؤ کون ہے وہ ذلیل انسان۔۔۔۔۔

کون ذلیل انسان ؟؟ حیا اور حرم پھر ایک ساتھ بولیں۔۔

وہ جو تمہاری آئی ڈی میں ہے۔۔ عمر نے دانت پیس کر حیا سے پوچھا۔۔

کون سا انسان آگیا میری آئی ڈی میں اور آئی ڈی میں انسان ہی ہوتے ہیں کوئی غیر مخلوق شہ نہیں گھس سکتی۔۔۔۔ حیا نے کہا۔۔۔ عمر اسکی بات نظر انداز کر کے بولا۔

ابھی جس نے تم دونوں کی تصویر پہ کمینٹ کیا ہے۔۔ کیوٹ والا۔۔۔ عمر نے اپنا غصہ ضبط کر کے بتایا۔

اووو اچھا کیوٹ۔۔۔ وہ تو حمزہ کی آئی ڈی ہے۔۔ حیا نے آرام سے بتایا مگر عمر کو تو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔۔

کیاااااا؟؟

کیا ہو گیا ہے چلا کیوں رہے ہو۔۔ حرم نے اسے گھورا۔۔۔

وہ حمزا کی آئی ڈی ہے۔۔۔ مطلب اتنی زلالت میری اس جن کے ہاتھوں ہوئی۔۔ عمر اپنے آپ سے بولا اتنا بڑا جھٹکا لگا تھا اسے کہ حرم کی بات بھی نہیں سنی۔۔۔

کیا بڑ بڑا رہے ہو اور ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہو۔۔۔ حرم نے اسے بڑ بڑاتے دیکھا تو پوچھا۔۔

ن نہیں کچھ نہیں۔۔۔ یہ کہ کر عمر کمرے سے سیدھا اپنے کمرے میں آیا حرم اور حیا کندھے اچکا کے رہ گئیں۔۔۔

کمرے میں اکر اسنے موبائل نکال کر حمزہ کو کال ملائی دوسری بیل پر ہی کال پک کر لی گئی۔۔

ہیلو!

ہیلو کے بچے تمھے تو میں گھر آکر تمہاری یہ زبان جو فل سپیڈ میں چلتی ہے نہ کاٹ دوں گا یاد رکھنا تمھارا قتل میرے ہی ہاتھوں ہو گا۔۔اس کے ہیلو کہتے ہی عمر نے اپنی بھڑاس نکالی۔۔دوسری طرف حمزہ قہقہے لگانے لگا۔۔

ہاہاہاہا۔۔یار میں بول تھوڑی رہا تھا لکھ رہا تھا۔۔۔ہاہاہاہا!!!!

دفع ہو جاؤ۔۔عمر اسکے ہنسنے سے جل کر کال ہی کاٹ گیا۔

تم یہاں چھت پر ہو اور میں تمھے پورے گھر میں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔ حرم حیا کو ڈھونڈتی ہوئی چھت پر آئی۔۔۔

حیا بڑے مگن انداز میں برابر والے گھر کی چھت پر دیکھ رہی تھی جہاں ایک لڑکا کرسی پر بیٹھا

اخبار پڑھ رہا تھا۔۔

حرم نے اسکی نظروں کے تاقب میں دیکھا جہاں ایک ہنڈسم لڑکا جسکی عمر لگ بگ چھبیس ستائیس سال ہو گی۔۔۔

اہمم اہمم کوئی بڑے پیار سے دیکھ رہا ہے۔۔ حرم معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔

حیا نے اس کی بات پے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو وہ شادی شدہ ایک بچے کا باپ ہے۔۔۔ میں تو وہ پیزا دیکھ رہی ہوں جو پلیٹ میں رکھا ہے۔۔۔

کیاااا تم کب سے اس کے پیزا کو تاڑ رہی ہو۔۔ حرم نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

تو اور کیا میں کیوں اس شادی شدہ ایک بچے کے باپ کو دیکھوں بھئی جسکا ہے وہی اپنے سامنے بیٹھا کر دیکھتی رہے۔۔

ہاہاہا حد ہے یار۔۔۔۔ حرم کو اسکی بات پر ہنسی آ گئی۔

اچھا اسکے کھانے کو نظر مت لگاؤ۔۔۔ چلو احمد بھائی سے بولتے ہیں۔۔ حرم نے اسے کہا۔

ہاں چلو۔۔۔ دونوں جلدی جلدی احمد کے کمرے کے پاس پہنچیں پھر اندر جانے کی اجازت لیتی اندر داخل ہوئیں۔۔

کیا ہوا خیریت۔۔۔۔۔ احمد نے پوچھا جو لیپ ٹاپ پر اپنے آفس کا کام کر رہا تھا۔۔

جی بھائی وہ ہمیں پیزا کھانا ہے۔۔۔

ہاں تو کیا مسئلہ ہے منگوا لو۔۔۔۔

میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔اور ابوا بھی نہیں آئے،امی تو دیں گی نہیں الٹاڈانٹ دیں گی۔۔

حیانے بتانے کے ساتھ مجبوریاں بتائیں۔۔۔

اچھا چلو میں منگوادیتاہوں۔

تھینک یو بھائی۔۔۔دونوں ساتھ بول کر باہر نکل گئیں۔۔

واہ واہ اکیلے اکیلے پھوڑم پھاڑی ہورہی ہے۔۔۔عمراور احمر گھر آئے تو حرم اور حیاصوفے پر بیٹھی پیزا کے ساتھ کولڈ ڈرنک رکھے بیٹھی تھیں۔۔

ابھی کھاناشروع ہی کیا تھاجب دونوں ٹپک پڑے۔۔۔

ہاں تو مسجد میں اعلان کرواتے کے آجاؤ آجاؤ سب پیزا کالنگر بٹ رہاہے۔۔حیا کو ان دونوں کا اس وقت آنا ناگوار گزرا۔

ہاہاہا اچھا آیڈیا دیا ہے ویسے۔عمر نے ہنس کر کہا۔

ہنہ بھیکاری۔۔۔حرم نے آہستہ سے کہا لیکن عمر نے سن لیا۔۔

اور تم بھوکی عورت۔۔۔۔۔عمر نے جان پوچھ کر عورت پے زور دیا۔۔

تمہاری ہونے والی بیوی عورت۔۔۔ہنہ۔۔۔

ہاں ظاہر ہے عورت ہی کہلواؤ گی تم شادی کے بعد۔۔عمر نے تپانے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔ جب کے حیااور احمر مزے سے پیزا کھارہے تھے دونوں کے ہی چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔

یہ خوش فہمی کہاں سے ہوگئی کے میں تم جیسے کارٹون سے شادی کرونگی۔حرم تو جل کر خاک

ہی ہو گئی۔۔

تمھارے ابّو یعنی میرے چاچو نے۔۔۔ عمر کی بات پر حرم کا منہ کھل گیا۔تینوں ہی کھانا بھول کر حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

کیا؟؟؟؟ تم مذاق کر رہے ہو نا؟ حرم نے ہوش میں آ کر پوچھا۔

ہاں بلکل ہاہاہاہا۔۔۔۔ عمر ٹیبل پے پڑا ڈبہ اٹھا کر بھاگ گیا۔۔

تینوں اسے مارنے پیچھے بھاگے۔

کوئی لگتا ہے مجھ سے ناراض ہے اب تک۔۔ عمر کہتے ساتھ ہی حرم سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔۔

حرم نے اسکی آواز پر اسے دیکھا۔۔

رات کا وقت تھا سب سو چکے تھے حرم کو نیند نہیں آ رہی تھی تبھی وہ اکیلی سیڑیوں پر بیٹھی نجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ حرم نے کہا۔

سچ میں ناراض نہیں ہو۔۔۔ عمر نے پھر پوچھا۔

ہاں نہیں ہوں اور ویسے بھی جھوٹ میں کون ناراض ہوتا ہے۔

ہاہاہا! اچھا چلو مان لیا۔۔۔ یہ کہہ کر عمر چپ ہو گیا۔دونوں کے بیچ کافی دیر خاموشی رہی۔

اس خاموشی کو عمر نے ہی توڑا۔۔

آئسکریم کھاؤ گی؟

نہیں۔۔۔۔ عمر کو اس جواب کی توقع نہیں تھی اس لئے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔

میرا دل نہیں کر رہا اور ویسے بھی مجھے آئسکریم خاص پسند نہیں ہے۔ حرم نے منہ بنا کر بتایا۔

کیا تمہے آئسکریم نہیں پسند۔۔۔ عمر کو تو صدمہ ہی ہو گیا اس کی بات سن کر۔۔

ہاں تو کونسی اتنی بڑی بات ہو گئی آئسکریم ہی ہے نہ۔ حرم اس کے ایک ہی بات بار بار دوہرانے سے چڑ گئی۔

عجیب لڑکی ہے میں نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا آئسکریم کھلا کر دوستی ہو جاتی اور پھر اسے مجھ سے محبت ہونے لگتی۔۔۔ پھر شادی لیکن یہاں محترمہ کو آئسکریم ہی نہیں پسند۔۔ عمر اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا بیچارے کے سارے منصوبے پر حرم نے نہیں کہ کر بیڑا غرق کر دیا۔

عمر ایک بات بتاؤ یہ تمہے اپنے آپ سے باتیں کرنے کا مسئلہ کب سے ہے پہلے تو ٹھیک تھے تم۔۔ حرم کی بات پر عمر نے اسے گھورا۔۔

میری مرضی میں اپنے اپ سے باتیں کروں یا دیواروں سے تمہے کیا پرابلم ہے ہنہ آئسکریم نہیں پسند۔۔۔ اور بہت رات ہو گئی ہے چلو جاؤ کمرے میں سونے۔۔ عمر نے تپ کر کہا۔

حرم اسکی بات سن کر حیران ہوئی۔۔

ہیں تمہے کیا ہے مجھے آئسکریم نہیں پسند تو اور تم مجھے یہاں منانے آئے تھے یا غصہ کرنے۔۔۔

ہاں آیا تھا منانے وہ بھی آئسکریم کے ساتھ لیکن تمہے تو پسند ہی نہیں ہے۔۔ تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو ہاں کہتی لیکن تم۔۔۔ اس سے پہلے عمر اور کچھ کہتا حرم نے غصے میں عمر کے سر کے بال پکڑ کر زور کھینچے۔۔۔

آآآآآ۔۔۔۔ جنگلی۔۔۔۔ چھوڑو میرے بال۔۔۔۔ عمر غصّے سے چیخا۔۔۔

تم نے مجھے کب کہا ہاں کے میں آئسکریم لایا ہوں تم نے صرف پوچھا۔یہ کب کہا کے لایا ہوں اور میری جگہ کوئی نہیں لے سکتی سمجھے میری جگہ کوئی لے کر تو دیکھائے سر پھاڑ دوں گی اس کا بھی اور تمہارا بھی۔۔۔۔ میں میں ہوں۔۔۔ حرم آفاق سمجھے تم۔۔۔۔

حرم غصّے میں بول رہی تھی اسے خود نہیں پتا چل رہا تھا وہ کیا کہہ گئی ہے۔۔۔ عمر اسکی بات سن کر مسکرادیا۔۔اسے مسکراتا دیکھ کر حرم جل ہی گئی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری وہ کوئی۔۔۔ حرم غصّے سے اسکے بال چھوڑ کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ عمر بیٹھا بس اسکی باتیں یاد کر کے مسکرادیا۔۔۔

ہائے پگلی۔۔۔۔۔۔

حیا کہاں جانے کی تیاری ہے۔۔ حرم جب کمرے میں آئی حیا اپنے بیڈ پے کپڑوں کا ڈھیر لگائے کپڑوں کا ایکسرے کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

تمہے کل بتایا تھا نا میری یونیورسٹی کی دوست نے اپنی برتھڈے پارٹی میں انوائٹ کیا ہے۔حیا مگن انداز میں بولی۔۔

ارے ہاں یاد آیا۔۔ تو پھر کیا پہن رہی ہو۔

یار کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے پاس ایک بھی ڈریس اچھا نہیں ہے۔حیا نے اپنے ڈھیر کپڑوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔

یہ بلکل سہی کہہ رہی ہو میں بھی اس وجہ سے بہت تنگ ہوں۔۔ حرم نے اسکی بات پر ہاں میں ہاں ملائی جسے اندر آتے عمر نے سن لیا۔۔

حیا کچھ بولنے ہی والی تھی جب عمر بول پڑا۔

اوہ مائے گوڈ یہ میں نے کیا سن لیا۔۔۔ مجھے تو دل میں درد ہو گیا۔۔ہائے میری غریب کزن کے پاس کپڑے ہوتے ہوئے بھی نہیں ہیں۔۔یار حرم مت اداس ہو میں ابھی ملازمہ سے ایک جوڑا ادھار لا کر دیتا ہوں تمہیں۔میرے ہوتے ہوئے تمہاری الماری خالی نہیں رہ سکتی۔۔۔

عمر فل ڈرامہ کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔ حرم اسے غصّے سے گھور رہی تھی جب کے حیا کا چہرہ قہقہ ضبط کرنے میں سرخ ہو گیا تھا۔۔

حرم تم اداس نہ ہو میں ابھی تمھارے لئے ملازمہ سے لال پیلا سوٹ لا کر دیتا ہو۔۔اوکے میری حرم۔۔۔۔۔۔

بسسس !! عمر کے بچے میں تمہارا خون پی جاؤ نگی۔۔۔ حرم شدید غصّے سے بیڈ پے پڑے سوٹ میں سے ہینگر نکال کر عمر کے پیچھے بھاگی۔۔ عمر جلدی سے باہر نکلا۔۔۔ حیا بھی قہقے لگانے لگی وہ تو اپنا سوٹ ہی بھول گئی تھی۔

بچاؤ بچاؤ معصوم بچے کے پیچھے پیچل پیری پڑ گئی۔۔ عمر بھاگتے بھاگتے چیخ رہا تھا اس کے چیخنے کی وجہ سے امبر بیگم کچن سے آ گئیں۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو۔۔امبر بیگم ان دونوں کو دیکھ کر بولیں۔۔

حرم اسے ہینگر مارنے کے بعد اسکے بال پکڑ کے کھینچ رہی تھی جو بچاؤ بچاؤ کرنے میں لگا تھا۔۔۔

حیا بھی جلدی سے آئی لیکن دونوں کو دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنستی ہی چلی گئی۔۔

ارے بچاؤ حرم پاگل ہو گئی ہے۔۔۔امی بچائیں مجھے اس پیچھل پیری سے۔۔

حرم بیٹا چھوڑو اسے ہوا کیا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔

تائی امی اس۔۔اس نے مجھے پیچھل پیری کہا اور اوراوپر سے فضول بولے جارہا ہے کب سے۔۔

حرم عمر کو گھور کر بولی اس کا بس نہیں چل رہا تھا عمر کا قیمہ ہی کر دے۔۔

یہ اس اس کسے کہہ رہی ہو۔۔انہیں کہو بڑا ہوں میں تم سے۔۔ عمر نے جل کر کہا۔

میں کیو۔۔۔

بس بہت ہو گیا چپ کر جاؤ دونوں۔۔ حرم کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر تائی امی نے غصے سے کہا۔

عمر سوری کرو حرم سے۔۔کیوں پریشان کر رہے ہو بچی کو۔۔ عمر نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

میں کیوں سوری کروں میں نے کیا کیا ہے۔۔۔

عمر سنا نہیں تم نے۔۔تائی امی نے گھورا۔۔۔

اچھا یار سوری۔۔۔۔ہمدردی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے یہاں۔

جی بلکل بہت ہی عظیم ہمدردی کر رہے تھے آپ تو۔۔۔۔ حرم نے عمر کی بات سن کر جل کر کہا۔۔۔

اچھا بس چپ کر جاؤ دونوں۔۔۔جاؤ حرم بیٹا آپ حیا کے پاس اور عمر تم جاؤ اپنے کمرے میں۔
امبر بیگم یہ کہہ کر واپس کچن میں چلی گئیں۔۔۔

امبر بیگم کے جاتے ہی عمر نے حرم کو آنکھ ماری اور سیدھا گھر سے ہی نکل گیا۔ حرم اسکی حرکت پر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔۔

بے شرم لفنگا ہنہ۔۔

صبح سب ڈائنگ ٹیبل پے ناشتہ کر رہے تھے جب احتشام صاحب نے بات شروع کی۔۔

امجد انکل کو تو جانتے ہیں نہ سب۔۔احتشام صاحب نے ان سب کو دیکھ کر پوچھا۔

جی جی وہی نہ جو ہمارے پرانے گھر کے نیبر تھے۔۔ عمر نے جلدی سے کہا۔

تھے نہیں ہیں وہ اب بھی اور وہی ہیں۔۔احتشام صاحب بولے۔۔

احتشام صاحب پھر گویا ہوئے۔۔جی تو میں یہ کہ رہا تھا ان کی بڑی بیٹی کا ہاتھ مانگنے جا رہے ہیں آج ہم۔۔ دیکھی بھلی بچی ہے۔ماشاءاللہ ڈاکٹر ہے ویسے بھی اب احمد کی شادی ہو جانی چاہیے۔ ماشاءاللہ سے اب تم بھی اپنی زمیداری اٹھانے کے قابل ہو گئے ہو۔۔۔

پہلی بات سب کو دیکھ کر اور دوسری بات احمد کو دیکھ کر کہی۔۔۔

لیکن ابو میں یہ سوچ رہا ہوں صرف ہاتھ کیوں مانگ رہے ہیں پوری لڑکی مانگنی چاہیے نا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔سب نے اسکی بات پر قہقہ لگایا۔

بے شرم۔۔۔تائی امی نے کندھے پر چماٹ مارا۔۔

تم بے فکر رہو تمھارے لئے ہم لڑکی کی صرف سینڈل لے کر آئیں گے۔۔ عمر کو جواب دینا حرم کا فرض ہو جیسے۔۔۔

تمہے تو میں بعد میں اسکا جواب دونگا۔۔ عمر جلانے والی مسکراہٹ سے بولا اس سے پہلے پھر دونوں شروع ہوتے حیانے دونوں کو ٹوکا۔۔۔

چپ کرو دونوں۔۔۔۔

ہاں تو احمد کیا کہتے ہو؟ تم تو مقدس سے مل بھی چکے ہو ہسپتال میں۔۔۔

جی ابو مل چکا ہوں۔۔

پھر کیا خیال ہے؟

جیسے آپکی مرضی۔۔احمد بھائی نے فرمابردار ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

خوش رہو۔۔احمد کے جواب پر احتشام صاحب مسکرا دیے۔

پھر شام کو تیار رہنا بیگم۔۔

جی اچھا۔۔امبر بیگم مسکرا کر بولیں۔

ابّو ہم بھی جائیں گے آپ کے ساتھ اپنی ہونے والی بھابھی دیکھنے۔۔ حیانے چہک کر کہا۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔

ہرررے۔۔ چلو حرم ہم جانے کی تیاری کرتے ہیں۔۔

ہاں ہاں جاؤ جاؤ لیپا پوتی کر لو ورنہ وہ گھر میں تم دونوں کو گھسنے نہیں دیں گے کیا پتہ تم دونوں کو ایسے ہی دیکھ کر دل ہی باہر آجائے ڈر کے۔۔۔ عمر نے دونوں کو تپایا۔۔ دونوں جو خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف جانے والی تھیں عمر کی بات پر واپس مڑ کر اسے گھورا۔

ابّو دیکھیں اسے۔۔۔ حیانے باپ سے شکایت لگائی۔ عمر بدتمیزی مت کرو چھوٹی بہنوں سے۔۔

جاؤ تم دونوں تیاری کرو۔ابّو نے ٹوکا۔۔

عمر تو بہنوں کہے جانے پر ہی جھر جھری لے کر رہ گیا۔۔۔

استغفر اللہ۔ایک ہی بہن کافی ہے۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں دوسری بہن بناتا پھروں وہ بھی حرم کو۔۔۔ابّو بھی نہ بس دل جوڑنے سے پہلے توڑنے میں لگ گئے۔۔۔

کیا کہ رہے ہو۔۔احمد بھائی نے اسکو بڑبڑاتے دیکھا تو پوچھ بیٹھے۔نن۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔ عمر ہڑبڑا گیا ایک تو ہر کوئی اسی کے ہی پیچھے پڑا ہے۔ٹیبل سے امی ابو اٹھ گئے تو پیچھے تینوں بھائی رہ گئے۔۔

احمد بھائی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔احمر نے کہا۔شکریہ یار۔۔۔

ویسے بھائی دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں نہ۔۔ عمر نے شرارت سے پوچھا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔احمد بھائی مسکرا کر بولے۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔آپ تو بلش کر رہے ہیں۔

بہت زیادہ بولنے لگ گئے ہو لڑکے بتاؤں ابھی تمھے۔احمد بھائی مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولے۔

ہاہاہاہا۔۔۔!! نہیں۔۔ نہیں مجھے مت بتائیں۔۔بھابھی کو آ لینے دیں پھر جب مرضی چاہے بھابھی کو بتاتے رہیے گا۔میں تو بچا ہوں نہ۔۔ عمر آنکھ مار کے بولا اور بھاگ گیا کیونکہ وہ حرم نہیں تھے ایک بار اگر بھائی پکڑ لیتے تو درگت بن جاتی۔۔۔۔

حیا مقدس بھابھی کتنی پیاری ہیں نا مجھے تو بہت اچھی لگیں احمد بھائی کے ساتھ انکی جوڑی ماشاءاللہ خوب جچے گی۔۔۔ حیااور حرم چھت پر کھڑی باتیں کر رہیں تھیں۔ کل وہ لوگ لڑکی دیکھنے گئے تھے اور ساتھ رشتہ بھی پکا کرائے تھے۔۔ ویسے بھی دونوں فیملیز بہت پہلے سے ایک دوسرے کو جانتی تھیں۔۔ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی رہ چکا ہے۔

چونکہ امجد صحاب کی ایک ہی اولاد ہے وہ بھی بیٹی تو لڑکوں کا انکے گھر جانا کبھی ہوا نہیں۔۔۔ کبھی ملاقات ہوتی بھی تو گھر نہیں جاتے تھے۔۔ حیا کی تو اپنی مصروفیت بہت تھیں۔۔۔

ہاں بلکل بہت پیاری ہیں۔۔ ویسے حرم میں سوچ رہی ہوں کیوں نا ابّو کو کہتے ہیں عمر کے لئے بھی کوئی لڑکی دیکھ لیں ویسے بھی وہ اب اپنی پڑھائی مکمل کر چکا ہے اگلے مہینے سے وہ بھی ابّو اور بھائی کے ساتھ آفس جوائن کرلے گا۔۔ سوچو کتنا مزہ ہے گانا۔۔ حیا جوش میں بولے جارہی تھی جب کے دوسری طرف حرم کا دل تھم گیا۔۔۔

عمر کی شادی۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی نا جانے کہاں سے آنکھوں میں نمی آگئی۔۔

حرم سن رہی ہو۔۔۔

ہاہاں ہاں سن رہی ہوں۔۔ حرم نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالا۔۔

چلو پھر یہ آئیڈیا امی کو بتاتے ہیں وہ ابّو سے کہیں گی۔۔ حیا نے حرم کا ہاتھ پکڑا۔

ارے نہیں یار تم خود بتادو میں جب تک گھر والوں سے بات کرلیتی ہوں کب سے بات بھی نہیں ہوئی اور ویسے بھی کچھ دن ہی رہ گئے ہیں لندن جانے میں۔۔۔ حرم کی بات پر حیا کی پوری آنکھیں کھول گئیں۔۔ حرم اسکے انداز پر گڑبڑا گئی۔

عمر جوابھی ابھی اوپر آیا تھا حرم کی بات سن کر وہ بھی وہیں کھڑا رہ گیا اور اب سنجیدگی سے حرم کو دیکھنے لگا۔۔

میرا مطلب ہے اب گھر بھی تو جانا ہے۔۔

جی نہیں محترمہ اگلے ہفتے بھائی کی منگنی ہے اور یہ بھی کے چاچو سب کو لیکر کچھ دنوں میں یہیں آرہے ہیں۔۔۔ حیا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی عمر بول پڑا اب تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔۔

اسنے کب سوچا تھا یہ پچھل پیری ایک دن واپس بھی جائے گی۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا عین اسکے سامنے کھڑا ہوا اور گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا حرم اسکے یوں دیکھنے پر سٹپٹا کر نظریں جھکا گئی۔

مجھے تو نہیں بتایا ابّو نے کچھ ایسا۔۔ حرم نے بتایا۔

ہاں تو ابھی ہی تو میں سن کر آیا ہوں کال پے بات ہو رہی ہے۔۔۔

مطلب چاچو چچی حمزہ سب آرہے ہیں۔۔۔ میں ابھی بات کرکے آتی ہوں۔ حیا چہکتی ہوئی نیچے بھاگی۔۔۔ جب کے دونوں اسی طرح کھڑے تھے۔۔۔

کس سے بھاگ رہی ہو۔۔۔ عمر نے حرم کی طرف ایک قدم اور بڑھاتے ہوئے کہا۔

حرم نے ایک قدم پیچھے کی طرف لیا۔۔

میں کس سے بھاگ رہی ہوں اور مجھے یوں گھورنا بند کرو تاڑو کہیں کے۔۔ حرم نے اسکے جذباتوں کا ستیاناس کردیا۔۔۔

ظالم۔۔۔ کبھی تو کچھ سمجھا کرو۔۔ عمر نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے اس دشمن جاں کو دیکھا جو

پتہ نہیں کیوں کچھ دنوں سے دل کو بہت اچھی لگنے لگی تھی۔۔

حرم ایک سائیڈ سے جانے لگی جب عمر نے دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھ کر مکمل اسکا جانے کا راستہ بند کر دیا۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ حرم نے گھبرا کر اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کے پیچھے کی طرف زور سے دھکا دیا۔۔۔ عمر ذرا سا پیچھے ہوا ویسے بھی عمر ایک لمبا چوڑا مضبوط نوجوان تھا حرم تو اسکے سامنے چیونٹی ہی لگتی تھی۔

دونوں پھر بھی ایک دوسرے کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔۔ عمر کو اپنی اس کزن کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا حرم جب چڑتی تو عمر کو بہت پیاری لگتی تھی۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے عمر نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا حرم سیدھا اسکے سینے سے لگی۔۔ وہ تو سن ہی ہو گئی۔۔۔ عمر کی حرکت پے۔۔۔۔

عمر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اپنا منہ اسکے کان کے قریب لے کر گیا اس سے پہلے حرم کچھ کرتی عمر اسکے کان میں۔۔۔ آئی لو یو بندریا۔۔ بول کر اسے ساکت چھوڑتا نیچے چلا گیا۔۔

حرم کیا سوچ رہی ہو۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

تمہے پتہ ہے میں نے امی سے کہا کہ عمر کے لئے بھی لڑکی ڈھونڈیں تاکہ احمد بھائی اور عمر کی شادی ایک ساتھ کریں کتنا مزہ ہے گا نہ۔ حرم حیا کی بات سن کر بے چین ہو گئی صبح سے سوچ سوچ کر

تھک گئی تھی۔

کیا عمر نے جو کہا وہ سچ ہے یا وہ مذاق کر کے گیا۔۔ عمر بھی پتہ نہیں کہاں غائب ہے صبح سے۔۔

او و ہیلو کہاں کھو گئی۔۔۔ حیا نے اسکے آگے ہاتھ لہرایا جو نہ جانے کس سوچ میں گم تھی۔۔

حرم جلدی سے ہوش میں آئی۔۔ نن۔۔۔ نہیں کچھ نہیں سن رہی ہوں میں۔۔۔

ہاں وہ تو لگ رہا ہے کتنا سن رہی ہو۔۔۔ حیا نے طنزیہ کہا۔

حرم نے چڑ کر اسے دیکھا۔۔ سن رہی ہوں نہ میں۔۔۔ کانوں سے سنتی ہوں۔

اچھا ٹھیک ہے یار موڈ کیوں خراب کر رہی ہو۔

دروازے پہ نوک کر کے احمد بھائی اندر آئے دونوں نے گردن گھما کر انہیں دیکھا۔۔۔

حیا امی گھر پے نہیں ہیں میرے کچھ دوست آئے ہیں چائے بنادو اور جب بن جائے تو مجھے موبائل پر مسڈ کال کر دینا میں آکر لے جاؤں گا۔۔

احمد بھائی نے آنے کی وجہ بتائی۔۔

ٹھیک ہے بھائی میں ابھی بنا دیتی ہوں۔

اوکے۔۔۔

میں آتی ہوں حرم۔۔

ہمم اوکے۔۔

حیاکچن میں چائے کے ساتھ ریفریشمنٹ کاسامان ٹرے میں رکھنے لگی۔۔سب تیار کرنے کے بعد موبائل پر مسڈ کال کرنے کے لیے ڈھونڈنے لگی۔۔

ارے میرا موبائل تو کمرے میں ہے احمد بھائی کو مسڈ کال کیسے کروں۔۔ایسا کرتی ہوں دروازے سے ہی پکڑوا دیتی ہوں۔،،ویسے بھی بھائی جانتے ہیں میں اور حرم ہی ہیں گھر میں۔۔

تم لوگ بیٹھو میں ابھی آیا۔۔

ارے یار کہاں جا رہے ہو احمد؟

یار ایک امپورٹنٹ کال ہے آفس سے ابھی آیا تم لوگ جب تک باتیں کرو۔۔احمد کے جانے کے کچھ دیر بعد دروازہ نوک ہوا عارض جو دروازے کے قریب ہی تھا اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔لیکن سامنے والے وجود کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔

دوسری طرح حیا قبرستان والے جلاد کو اپنے گھر میں دیکھ کر اس کا بھی عارض جیسا ہی حال ہو گیا۔۔

تم!!!!حیا کا تم اتنی زور کا تھا کے کمرے میں موجود دو اور احمد کے دوست دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

اس سے پہلے یہ لڑکی کوئی بڑا تماشہ کرتی عارض جلدی سے ڈرائنگ روم سے باہر نکلا اور دروازہ بند کر کے اسے گھورا۔۔جو اسکے یوں ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرنے سے ڈر کر پیچھے ہٹی۔

تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو اور یہ کیا حرکت ہے مسٹر۔۔۔حیا غصے میں بول رہی تھی اور

عارض دلچسپی سے اسکے غصے سے سرخ خوبصورت ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے کیسے بھول سکتا تھا قبرستان والا واقعے کو گزرے کچھ زیادہ وقت تو نہیں ہوا تھا مشکل سے ایک ہفتہ۔۔۔۔اور ویسے بھی کافی دلچسپ واقع ہوا تھا۔۔۔

عارض حیا کو دیکھ رہا تھا جو نہ جانے کیا بول رہی تھی وہ تو بس اسکے ہونٹ ہلتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

حیا نے جب محسوس کیا کہ وہ سن نہیں رہا بس گھورنے میں مصروف ہے تو اس نے زور سے اس کے پیر پہ پیر مارا۔

افففف لڑکی اتنا غصہ۔۔۔

اے مسٹر خبردار جو فری ہونے کی کوشش کی۔۔۔شرافت سے نکلو میرے گھر سے۔۔۔

تم ہر وقت مجھے جانے کا کہتی ہو لیکن بھاگ خود جاتی ہو۔۔۔۔عارض نے اس کا مزاق اڑایا۔

میں جو مرضی کروں تمھے کیا ہاں۔اور ایک منٹ تم اس دن قبرستان میں کیا کرنے آئے تھے؟

حیا اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔

یہی سوال اگر میں تم سے کروں۔عارض نے اسی کی بات اسی کے انداز میں کہی۔۔

ہنہ میری مرضی میں کہیں بھی جاؤں۔حیا نے بے نیازی سے کہا۔

ہاں تو پھر میری بھی مرضی۔عارض کے کہنے پر حیا نے اسے گھورا۔۔

بھائی کو آنے دو ابھی پوچھتی ہوں قبرستان والے گنڈے کو گھر میں کیسے گھسایا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟اس سے پہلے عارض کچھ کہتا احمد کی آواز پر دونوں نے چونک کر احمد کو دیکھا۔

بھائی۔۔۔ حیا جلدی سے آگے بڑھ کر تیزی سے احمد سے بولی۔۔ بھائی آپ۔۔ آپ کو پتا ہے یہ اس دن قبرستان میں آیا تھا۔۔ جہاں احمر نے بتایا تھا کہ کچھ لوگ اس نے دیکھے ہیں۔۔۔

احمد پہلے سوچ میں پڑ گیا مگر جب یاد آیا تو غصے سے حیا کو گھورا۔۔

میں تم سے بعد میں نبٹتا ہوں۔ جاؤ اپنے کمرے میں۔۔ احمد بھائی غصّے سے حیا کو گھور کے بولے حیا تو بھائی کو غصّے میں دیکھ کر ہی ڈر گئی۔۔۔ اس لئے شرافت سے کمرے کی طرف بڑھ گئی ایک منٹ کے لئے گردن گھما کر دیکھا۔۔ اس کے دیکھنے سے عارض نے جاتے جاتے آنکھ ماری اور احمد کے پیچھے ڈرائنگ روم میں چلا گیا۔

حیا اس حرکت پر آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔ بے شرم۔۔۔۔۔ بے حیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے حیا بیٹھ جاؤ کب تک خون جلاتی رہو گی اپنا۔۔ حرم اب عاجز آ چکی تھی۔۔۔ حیا جب سے کمرے میں آئی غصّے سے کمرے میں ٹہل ہی رہی تھی۔۔۔

تمھے پتہ ہے اس کی وجہ سے بھائی کو پتا چل گیا اور وہ ڈھیٹ کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔ اسے تو میں۔۔۔ حیا دانت کچکچا کر بولی۔

بس چپ کر جاؤ کتنی بار ایک ہی بات کا رٹا لگاتی رہو گی اور کیا ضرورت تھی بھائی کو کہنے کی بھائی کے دوست ہیں وہ تبھی گھر میں تھے نا اب بھائی کو جواب دینا کے کیوں گئی تھی قبرستان تا کہ اچھے سے تمہاری عزت آفزائی ہو۔۔ حرم نے اسے جھڑکا حیا بس اسے گھور کے رہ گئی۔۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک !!!!!

آ گئے بھائی اب دینا جواب۔۔ حرم نے حیا کو کہا لیکن اندر آنے والے بھائی نہیں عمر تھا حرم اسے دیکھتے ہی نظریں جھکا کر منہ دوسری طرف کر گئی۔۔

کل سے اس کی وجہ سے سوچ سوچ کر تھک گئی تھی اور صاحبزادے اب آرہے ہیں۔۔ عمر نے ایک نظر دوسری طرف منہ کیے حرم کو دیکھا پھر حیا سے بولا۔۔

حیا تمہیں بھائی بلا رہے ہیں کمرے میں۔۔۔

اچھا اچھا آتی ہوں۔۔۔ حیا گھبرا کر کہتی باہر چلی گئی۔ حرم بھی اٹھ کر جانے لگی جب عمر نے ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔

تم پھر بھاگ رہی ہو۔۔ حرم غصّے سے عمر کی طرف مڑی۔۔۔

میں نہیں بھاگ رہی اور ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔

چھوڑنے کے لئے تھوڑی پکڑا ہے۔۔ عمر گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جسکا خوبصورت چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔

فضول مت بولو عمر اور چھوڑو ہاتھ کوئی آجائے گا۔۔

آجائے۔۔۔ ویسے بھی میں تو اپنا جواب لینے آیا تھا۔۔ عمر نے کہتے ساتھ حرم کو اپنے قریب کیا حرم کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔

کس چیز کا جواب۔۔ حرم گھبرا کر بولی۔۔

نہیں پتہ کس چیز کا جواب۔۔ عمر قریب آتے ہوئے بولا۔۔

حرم ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔ نن ہا۔ہاں مطلب اففف عمر ایسے مت دیکھو۔ حرم منہ بنا کر بولی۔

ہاہاہاہا۔۔اچھامیں نہیں دیکھ رہا۔۔اب بتاؤ۔۔ عمر نے نظروں کا زاویہ دوسری طرف کیا۔۔

حرم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مسٹر عمر احتشام صاحب زرا مجھے یہ بتائیں گے یہ اچانک آپ کو مجھ سے محبت کیسے ہو گئی؟ حرم اسکی طرف دیکھ کر بولی جس نے اسکے سوال پر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔

پتہ نہیں کب کیسے کیوں یہ تو نہیں جانتا۔۔۔ہاں محبت تو اچانک ہو جاتی ہے یہ الگ بات ہے کہ مجھے پہلی دفعہ محبت ہوئی بھی تو ایک پیچپل پیری سے۔

حرم جو عمر کی بات پر شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکی بات غور سے سن رہی تھی۔۔ پیچپل پیری کہنے پر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو عمر تم ہو ہی بدتمیز ہٹو پیچھے جا رہی ہوں میں۔ حرم نے اسے ایک ہاتھ سے پیچھے کرنا چاہا۔

ہاہاہاہا۔۔۔آئی لو یو ٹو میری پیچپل پیری۔۔ عمر نے ہنستے ہوئے ہاتھ چھوڑا اور آنکھ مار کے دوڑ لگا دی۔۔

عمر کے بچے تم ہو ہی چھچھندر بچ جاؤ تم میرے ہاتھوں سے۔۔۔ حرم اسے مارنے پیچھے بھاگی۔

ٹھک ٹھک ٹھک!!

آجاؤ۔۔۔۔

بھائی اپ نے بلایا۔۔۔

ہاں اندر آجاؤ۔۔حیاڈرتے ڈرتے اندر آئی۔۔احمد بھائی بہت سنجیدہ لگ رہے تھے۔۔۔

بیٹھو۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔حیااحمد بھائی کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اب زرامجھے سب سچ سچ بتاؤ یہ قبرستان کا کیا چکر ہے؟ جھوٹ نہیں بولنا۔احمد بھائی نے بے حد سنجیدگی سے سوال کیا۔

حیانے ایک گہری سانس لے کر بات بتاناشروع کی جیسے جیسے وہ بتاتی جارہی تھی۔۔احمد بھائی کے ماتھے کے بل گہرے ہوتے جارہے تھے انھیں حیاسے اتنی بیوقوفانہ حرکت کی توقع نہیں تھی۔۔۔

حیانے پوری بات بتاکر سر جھکالیا۔۔۔جب احمد بھائی نے بولناشروع کیا۔۔

تمھے پتہ ہے کسی کی بھی بات یوں چھپ کر سننا کتنی غلط بات ہےاور پھر تجسس کے ہاتھوں یوں کہیں بھی نکل جانا۔۔۔اگرواقعی وہاں کوئی ہوتاپھر کیاکرتی تم یاہم کیا کرلیتے؟کسی کوبتاکر بھی نہیں گئی اوپرسے حرم کو بھی ساتھ لے گئی۔۔خدانہ خواستہ اگرکچھ ہو جاتاکیاجواب دیتے آفاق چاچو کو۔۔۔ہمارا کیاہوتاایک ہی توبہن ہے ہماری۔۔پھرامی کاکیاہوتا کبھی سوچاہے۔۔۔احمد بھائی غصے میں ہوتے ہوئے بھی بہت تحمل سے بات کررہے تھے۔۔

احمد بھائی کی بولتے بولتے آواز بھر آئی۔۔جسے شدت سے محسوس کر کے حیااٹھ کرانکے پاس دو زانوان کے گھٹنوپے دونوں ہاتھ رکھ کر بیٹھ کرانہیں دیکھنے لگی۔

سوری بھائی آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی مجھے معاف کردیں۔احمد بھائی نے اسے دیکھا

جو ماں باپ تو کیا تینوں بھائیوں کی بھی جان تھی۔۔۔گھر کی رونق۔۔۔

اچھا رونا نہیں آئندہ خیال رکھنا ہمم۔۔احمد بھائی نے حیا کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔حیا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اب ذرا یہ بتاؤ احمر کی باتوں پہ یقین کیسے کر لیا تم نے؟تمہے پتا ہے وہ صرف مذاق کر رہا تھا۔۔وہ بھی عارض کے کہنے پر کہ میں بیو قوف بنتا ہوں یا نہیں۔۔۔میں نے جان کر احمر سے کہا تھا میں آفس سے اتے وقت قبرستان آؤ نگا دیکھنے لیکن مجھے نہیں پتا تھا میری بیو قوف بہن سن کر عمل بھی کرنے چلی جائے گی۔۔احمد بھائی آخر میں شرارت سے بولے جس پر حیا نے خفگی سے منہ پھولا لیا۔۔۔

میں بیو قوف نہیں ہوں بھائی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ہر بیو قوف کو یہی لگتا ہے کے وہ بیو قوف نہیں ہے۔احمد بھائی نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

بھائی!!!حیا چیخی۔۔

ہاہاہا!!اچھا بابا سوری مذاق کر رہا تھا۔۔۔عارض نے بتایا تم وہاں اسے ملی تھی۔۔وہ میرے ہی چکر میں وہاں آیا تھا لیکن گاڑی دیکھ کر اندر چلا گیا تھا۔۔۔

اسے کیسے پتا چلا کے وہ ہمارے گھر کی گاڑی ہے۔۔۔حیا نے حیرت سے پوچھا۔

کیوں کے میں اسی گاڑی میں ایک دو بار آفس جا چکا ہوں۔۔۔

اوہ اچھا تبھی۔۔۔۔اچھا بھائی اب میں جاؤں؟حیا نے جانے کی اجازت مانگی۔۔۔

ہاں جاؤ اور اگر ہو سکے ایک کپ سٹرونگ چائے بنا دو۔۔

کیوں نہیں ضرور ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔حیا مسکرا کر بولتی کمرے سے نکل گئی۔

احمد بھائی بھی مسکرا کر اٹھ کر واشروم چلے گئے۔۔۔۔

سب گھر والے لاونج میں بیٹھے تھے۔

حیا حرم بھائی کی منگنی پے کس طرح کی ڈریسنگ کرنی ہے وہ دونوں بیٹھی فنکشن میں پہننے کے لیے ڈریسز ڈیسایڈ کر رہی تھیں۔

جب کے لڑکے کیا کیا کرنا ہے اس کی لسٹ تیار کر رہے تھے۔۔

گھر میں پہلی شادی تھی سب سے بڑے بیٹے کی سب بہت زیادہ ایکسایٹڈ تھے دو دن ہی رہ گئے تھے۔

تنگ ٹونگ !!

احمر دیکھو کون آیا ہے۔۔۔

یار عمر بھائی آپ دیکھ لیں پلیز۔۔۔

احمر بہت ہی کام چھور ہو گے ہو۔۔عمر گھورتا ہوا دروازے کھولنے چلا گیا۔دروازہ کھولا تو احتشام صاحب تھے۔

اسلام علیکم ابو!!

وعلیکم اسلام!!!

ارے چاچو آپ۔۔۔اسلام علیکم واٹ آ پلیسنٹ سرپرائز آپ تو کل آنے والے تھے نہ پاکستان۔۔۔عمر جوش میں آفاق چاچو کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

وعلیکم اسلام !ارے بھئی میرے بھتیجے کی شادی ہے میں تو اسی دن آ جاتا جب مجھے پتہ چلا وہ تو بس مصروفیت اتنی تھیں کے آ نہیں سکا۔۔۔

بیٹا اندر تو آنے دو سب کو کیا یہیں پوری باتیں کر لو گے۔۔

ہاہاہا۔۔۔!!آئیں آئیں۔۔اسلام علیکم چاچی کسی ہیں آپ ؟

شکر ہے اپنی چاچی سے بھی ملنے کا خیال آیا ورنہ میں واپس جانے والی تھی۔۔

ہاہاہا۔۔!!اتنی چارمنگ لیڈی کو کون بھول سکتا ہے۔۔۔

اتنی آسانی سے کیسے جانے دیتے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔!!بہت مکھن لگانا آ گیا ہے۔

اچھا ٹھیک ہے اب میں مکھن بھی نہ لگاؤں۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔

ہاہاہا!!بہت بد معاش ہو گے ہو۔۔چاچی نے پیار سے کان مڑوڑ کے کہا۔۔

آآآ چاچی میرا کان ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔

موم چھوڑیں میں پکڑتا ہوں آپ اب اندر جائیں۔حمزہ آ کر بولا جو ابھی گاڑی پارک کر کے آیا تھا۔۔عالیہ بیگم عمر کا کان چھوڑ کر اسکی روشن پیشانی پر پیار کر کے دعائیں دیتی اندر چلی گئیں۔

اور میرے جگر کیسا ہے ؟حمزہ عمر سے ملتے ہوئے بولا۔

بہت ہنڈسم !!!عمر کا جھٹ سے جواب آیا تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔

وہ تو میں بھی ہوں۔۔ حمزہ نے اسٹائل سے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

ہنہ۔۔۔اپنے منہ میاں مٹھو۔۔

اچھااور جو تم خود کے لئے بول رہے تھے وہ کس زمرے میں آتا ہے۔۔ حمزہ عمر کے یوں کہنے سے تپ کر بولا۔۔۔

بیٹا اسے حقیقت کہتے ہیں۔۔

بری خوش فہمی ہے۔۔ حمزہ جل کے بولا۔۔۔

ہاہاہاہا!! اچھااب جل مت چل اندر۔۔۔

دونوں اندر آئے۔۔ گھر میں الگ ہی رونق سی ہو گئی۔۔

حرم اپنے امی ابو کے درمیان بیٹھی بہت خوش نظر آرہی تھی۔

عمر اسے دیکھنے لگا جو ہنستے ہوئے اور بھی حسین لگتی تھی۔۔

کیا تم میری بہن کو دیکھ رہے ہو؟ حمزہ نے اچانک اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔ عمر ہڑ بڑا گیا۔

ن۔۔ نہیں تو۔۔۔

دیکھنا بھی مت کیوں کے اسکا رشتہ پکا ہو چکا ہے۔ حمزہ نے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

عمر کو لگا جیسے بہت وزنی پہاڑ سر پر آ کر لگا ہو۔۔۔ وہ اپنی جگا گنگ رہ گیا۔۔۔۔

ابھی تو محبت ہوئی تھی ابھی تو دل سہی سے خوش بھی نہیں ہوا تھا۔

یہ اچانک کیا ہو گیا اسکے ساتھ۔۔۔ کس کی نظر لگ گئی اسکی خوشیوں کو۔۔۔

عمر کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھیں۔اسنے ایک نظر حرم کو دیکھا جو کسی بات پی کھلکھلا رہی تھی۔۔

عمر کو ایسا لگا جیسے وہ اس پر ہنس رہی ہو۔۔اس سے پہلے وہ اپنا ضبط کھو بیٹھتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔کمرے میں جاتے ہی دروازے کو لاک لگا یا اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر آنکھیں موند لیں اور حرم کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

حرم کا رشتہ پکا ہو گیا اسے کیوں نہیں بتایا۔۔اگر یہاں ابھی کسی کو نہیں پتہ تو حرم کو تو پتہ ہو گا اس سے پوچھ کر ہی ہاں کہا ہو گا۔۔یہ سوچ اتے ہی عمر غصے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

اگر ایسا ہے تو حرم بی بی تمہے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔میرے دل کے ساتھ میں کسی کو نہیں کھیلنے دونگا۔۔

میرے ساتھ بے وفائی کا سوچنا بھی مت ورنہ پہلے تمہاری جان لوں گا پھر خود کی۔۔عمر کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

اسکا ضبط ٹوٹنے لگا۔۔۔سچی محبت اگر نا ملے تو بہت تکلیف دیتی ہے صرف ایک ہی شخص کو دل کی گہرائیوں سے چاہنا اور پھر آپ کو کوئی یہ کہے کہ جسے تم محبت کیے جا رہے ہو وہ تمہارا نہیں ہے تو کیسا لگتا ہے۔۔۔آج عمر کو پتا چلا۔۔

اسے حرم پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔

غصّہ جب کم نہیں ہوا تو گاڑی کی چابی ٹیبل سے اٹھائی اور باہر نکل گیا وہ اس وقت اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔۔

پورچ تک پہنچا ہی تھا جب حرم عمر کی پیچھے آئی۔۔۔۔۔

عمر کہاں جا رہے ہو۔۔۔ حرم اسکے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھی اسلئے اسکا سانس پھولا ہوا تھا۔۔

عمر نے گردن گھوما کر ایک نظر اسے دیکھا پھر بازو سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔

یہ کیا کر۔۔۔۔

عمر کو دیکھتے ہی وہ بات مکمل نہیں کر سکی۔۔ عمر کو پہلی بار یوں دیکھا تھا۔

کک کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔ حرم کو تشویش ہونے لگی اسنے کب دیکھا تھا اسے ایسے وہ تو ہنستا مسکراتا سب کو تنگ کرتا ہی اچھا لگتا ہے۔۔

کیا ہوا تمھے ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہو۔۔۔ عمر اسے دیکھنے لگا اسے حمزہ کی بات پھر یاد آئی۔

دوبارہ سے غصہ بڑھ گیا اس سے پہلے غصے میں کچھ غلط کہ دیتا۔۔۔ اسے بنا کچھ کہے سائیڈ پے کر کے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھگا لے گیا حرم کی ہمت ہی نہیں ہوئی اسے کچھ کہنے یا روکنے کی۔۔

وہ بہت غصہ میں تھا پتہ نہیں کیا ہوا۔۔ کچھ دیر پہلے تو بلکل ٹھیک تھا۔۔

حرم اپنے آپ سے بولتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

حرم سیڑیوں پر بیٹھی عمر کا انتظار کر رہی تھی ایک بجنے والا تھا عمر ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

احمد بھائی نے کہا تھا عمر نے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ دیر سے گھر آئے گا اپنے دوستوں کے ساتھ ہے۔۔

حرم کو تو تسلی نہیں ہوئی۔۔ ہوتی بھی کیسے وہ اسکے سامنے ہی تو غصے میں گیا تھا۔ حرم نے یہ بات گھر میں کسی کو نہیں بتائی ورنہ سب پریشان ہو جاتے کیا۔۔۔

اففف عمر کہاں ہو۔۔۔ حرم سوچ سوچ کر تھک گئی تھی۔۔

جب باہر گاڑی کا ہارن بجا۔۔ حرم جلدی سے اٹھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عمر اندر آتا دیکھائی دیا۔

حرم کو دیکھ کر ٹھٹکا پھر سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

حرم اسکے پیچھے گئی۔ اس سے پہلے وہ دروازہ لاک کر دیتا حرم جلدی سے اندر آئی۔

عمر کہاں تھے اتنی دیر سے میری کال بھی نہیں اٹھا رہے تھے اور بھائی کو یہ کیوں کہا کے دوستوں کے ساتھ ہو۔ حرم ایک ہی سانس میں سوالات کرتی جاری تھی۔۔۔

حرم چلی جاؤ یہاں سے۔۔ عمر نے غصّے سے کہا۔

نہیں جاؤنگی پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہے۔۔ حرم ڈھیٹ بن کر بولی۔

عمر غصّے میں اسکی طرف بڑھا حرم جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔

تمہے سمجھ نہیں آرہی میری بات۔۔

نہیں پہلے جواب دو مجھے۔۔۔ عمر نے اپنے لب بھینچ لیے۔ حرم نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا۔۔

تو تم سننا چاہتی ہو۔۔ عمر اسکے قریب اتے ہوئے بولا۔۔ حرم پیچھے ہوئی۔

رک جاؤ حرم اب قدم پیچھے مت لینا۔۔ عمر نے سخت آواز میں کہا حرم کا پیچھے کی طرف جاتا قدم ہوا میں ہی رہ گیا۔۔

وہ واپس سیدھی کھڑی ہوئی اور اسے دیکھنے لگی جو ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔۔

تم جاننا چاہتی ہو نہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں۔۔

ہا۔۔۔ہاں کیوں کر رہے ہو۔۔۔

تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیسے چھپائی کے تمہارا رشتہ پکا ہو گیا ہے تم سے پوچھ کر ہی ہوا ہو گا نہ۔۔۔عمر مٹھیاں بھنچ کر بولا۔۔۔۔

جب کے حرم اپنی جگہ حیراں ہی رہ گئی۔۔۔

یہ یہ کیا کہ رہے ہو کونسا رشتہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ حرم حیران و پریشان سی بولی۔

انجان مت بنو سمجھی تم اتنی بھولی نہیں ہو کے تمہے اتنی سی بات سمجھ ناآے۔ عمر دھاڑا۔۔ حرم کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔

عمر تمہے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے میری تو گھر پر بات ہی نہیں ہوئی مجھے تو یہ تک نہیں پتہ تھا کہ آج سب آنے والے ہیں۔۔۔۔ حرم بھرائی آواز میں بولی۔۔جب کے عمر بس اسے گھور رہا تھا۔۔۔

جھوٹ پھر جھوٹ بول رہی ہو۔۔اگر ایسا نہیں ہے۔تو اتنی بڑی بات حمزہ کیسے کر سکتا ہے۔ عمر سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

حرم کو اسکی بات پے جھٹکا لگا۔۔۔ حمزہ نے یہ سب کہا۔۔۔ حرم سوچ میں پڑھ گئی پھر اسے دیکھا جو پوری سچائی جانے بغیر ہی اس سے بدگمان ہو رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے یہ بدگمانی دوریوں کا سبب بنتی اسے اس کی بدگمانی دور کرنی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا اب خاموش کیوں ہو جواب دو مجھے یا کوئی جواب ہی نہیں ہے تمہارے پاس۔۔ عمر چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ سے بولا۔

سچ جانے بغیر مجھ سے یوں بد گمان مت ہو عمر مجھ پے بھروسہ رکھو پلیز۔ حرم نے عمر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

ٹھیک ہے پھر کرو میری یہ بد گمانی دور۔۔ بولو حرم کیا تم صرف میری ہو۔۔ حمزہ نے جو کہا سب وہ جھوٹ ہے بولو حمزہ کی بات کو جھوٹا ثابت کرو۔۔۔ عمر اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ رہا تھا۔۔ دونوں کو پتہ ہی نہیں چلا وہ دونوں ہی رو رہے تھے۔

عمر پلیز یقین کرو ایسا کچھ نہیں ہے کل تک انتظار کرو میں تمھارے ساتھ ایسا مذاق میں بھی نہیں کر سکتی مجھے غلط مت سمجھو پلیز۔۔ حرم کی بات سن کر وو چپ ہوا۔۔ آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

حرم پتہ نہیں لڑتے جھگڑے ایک دوسرے کو تنگ کرتے محسوس ہی نہیں ہوا کہ کب مجھے تم سے اتنی محبت ہو گئی کے تمھے کسی اور کے لئے سوچنا مجھے اذیت دے رہا ہے۔۔ مجھے اس اذیت سے بچا لو میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر۔۔۔ میں آج امی سے ہم دونوں کے لئے بات کرنے والا تھا۔۔ لیکن سب۔۔۔۔

شششش !! چپ رہو۔۔ عمر تم پاگل ہو پورے حمزہ نے کہا اور تم نے یقین کر لیا۔ ایسا کچھ ہوتا تو سب سے پہلے یہاں پتا ہوتا اور ویسے بھی ہمارا اور ہے کون تم سب کے علاوہ۔۔ حرم نے عمر کی آنسو پوچھے۔۔

دونوں اسی طرح کافی دیر خاموش کھڑے ایک دوسرے کی قربت کو محسوس کرتے رہے۔۔

اچھاہٹواب پیچھے فری مت ہو۔۔ حرم نے دونوں ہاتھ اسکے سینے پے رکھ کر اسے پیچھے دکھیلا۔۔

عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ حرم نے مسکرا کر اسے دیکھا

ایک بات کہوں۔۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

کہو۔۔

تم روتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔ حرم نے منہ بنا کر کہا لیکن آنکھوں میں شرارت تھی۔

تم بھی پیچھل پیری لگتی ہو روتے وقت اور تمہاری یہ جو ناک ہے نہ۔۔

عمر تم نہ۔۔۔

کیا میں بولو۔۔۔

کچھ نہیں تم پاگل ہو۔۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔اچھا کھانا کھاؤ گے۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

کیوں بھوک نہیں۔۔۔

کہانہ نہیں ہے بھوک۔۔اچھااب جاؤ تم بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔

عمر کہہ کر واشروم میں جانے لگا جب حرم نے اسے پکارا۔۔

عمر!!

ہاں۔۔۔۔ عمر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

مجھ پے بھروسہ تو ہے نا۔۔ حرم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

میری غلطی ہے مجھے پہلے کنفرم کرنا چاہیے تھا خیر بھروسہ نہیں کرتا تو شاید اب تک تم یہاں نا کھڑی ہوتی۔۔۔ عمر سنجیدگی سے کہنے کے بعد آخر میں ہلکا سا مسکرا کر واشروم میں چلا گیا۔۔

حرم گہری سانس لے کر کمرے سے نکل گئی۔۔

اس کے لیے اتنا ہی بہت تھا کے وہ اس پہ بھروسہ کر کے اپنا کوئی نقصان نہیں کر بیٹھا۔۔۔

صبح حرم سو کر اٹھی تو سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔ رات بھر وہ عمر کے بارے میں سوچتی رہی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ حمزہ نے یہ بات کیوں کہی۔۔ اسے پوچھے بنا رشتہ کیسے پکا کر سکتے ہیں ابو۔۔ کروٹ پے کروٹ بدل رہی تھی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ جب بھی آنکھیں بند کرتی عمر کی آنسوں سے بھری آنکھیں نظروں میں آجاتی۔ بہت دیر میں جا کر سوئی تھی۔۔

تھوڑی دیر یونہی لیتی رہی پھر اٹھ کر باتھ روم چلی گی۔۔۔ باہر آئی تو حمزہ کا خیال آیا۔۔ کل جو سب ہوا تھا اسی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔۔

یہی سوچتے وہ حمزہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔ حرم دروازہ کھول کے اندر آئی۔۔ کمرے میں نائٹ بلب کی نیلی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی حرم نے نائٹ بلب بند کر کے لائٹ جلائی تو پورے کمرے میں تیز روشنی کی وجہ سے حمزہ جو ابھی تک سو رہا تھا ہلکا سا کسمسایا اور پھر بلینکٹ میں غائب ہو گیا۔۔

حرم نے اسے دیکھ کر دانت پیسے۔۔

میری نیندیں حرام کر کے کیسے سو رہا ہے ابھی بتاتی ہوں۔۔۔

حرم بولتے ساتھ ہی اسکے سر پر جا کھڑی ہوئی اور بلینکٹ پکڑ کے جھٹکے سے دور اچھال دیا۔

آآآآ۔۔کون ہے میرے کپڑے۔۔۔بلینکٹ جھٹکے سے اتارنے کی وجہ سے حمزہ ڈر گیا۔۔

حرم نے جل کر اسکے بال کھینچے اور جھٹکے دینے لگی۔۔

کپڑوں کے بچے تمہے تو میں ابھی بتاتی ہوں۔۔۔حمزہ بیچارہ جو نیند میں ڈر گیا تھا جھٹکے کھانے سے گھوم کر رہ گیا۔

آآآآآ!!ارے چھوڑو کیا جن ون چڑھ گیا ہے۔۔

ہاں چڑھ گیا ہے اور یہی جن آج تمہارا قتل کرے گا۔۔حرم اسکے سر کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر جھٹکے دیتے ہوئے بولی۔

اوہ یار ہوا کیا ہے؟موم!!موم۔۔آپ کی بیٹی پاگل ہو گئی ہے آپ کے ہینڈ سم بیٹے کو نیند میں آکر قتل کر رہی ہے۔۔جلدی سے آکر میرا زندہ دیدار کر لیں۔۔حمزہ چیخ چیخ کے بول رہا تھا۔

حرم نے اور زور سے بال کھینچے۔۔۔۔

آآآآ۔۔ظالم بہن۔۔۔یار ہوا کیا ہے۔۔حمزہ نے بے بس ہو کر پوچھا جس پر حرم نے اسکے بال چھوڑ دیے۔۔۔۔

تم نے کیا کہا کل عمر سے کے میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔۔کیوں جھوٹ بولا تم نے اسے ہاں۔

حرم نے غصے سے کہا۔۔حمزہ اب سمجھا کہ اس وقت نیند میں یہ بلا کیوں نازل ہوئی ہے۔

اوہ تو اس لیے تم صبح صبح میرے کمرے میں آٹپکی ہو۔۔

حمزہ میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔بتاؤ مجھے کیوں کہا ایسا۔۔۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں کہا تمہارا رشتہ کل ہی پکا ہوا ہے۔ حمزہ نے سکون سے اسے بتایا۔ جب کے حرم ساکت رہ گی۔۔

حمزہ نے حرم کو دیکھا جو رو دینے کو تھی۔۔ حمزہ کو اس پے پیار آیا جو روتے ہوئے بھی بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔۔

ایسا کیسے کر سکتے ہیں امی ابّو اور کہاں سے آگیا رشتہ۔۔ حرم بولتے بولتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

حمزہ گھبرا گیا۔۔ بیڈ سے اٹھ کر حرم کے پاس آیا۔۔

حرم کیا ہوا ہے یار ایسے کیا رو رہی ہو۔۔ تایا ابو نے ایک ہفتہ پہلے ہی عمر کے لئے تمہارا ہاتھ مانگا تھا ابو نے اسی دن ہاں کر دی تھی۔۔۔ کل تو بس راستے میں بات ہوئی تو مجھے بھی اسی وقت یہ سب پتہ چلا۔۔۔ میں تو بس عمر کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔ حمزہ پریشان سا اسے بتا رہا تھا جس کا چہرہ پہلے حیرت پھر اچانک خوشی سے جگمگا اٹھا۔۔

کیا کیا تم سچ کہ رہے ہو حمزہ؟؟ حرم کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔ اسکی دعائیں اتنی جلدی قبولیت کا درجہ حاصل کر لیں گی۔۔

حمزہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ جب دروازہ دھڑام سے بند ہوا دونوں نے ڈر کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں عمر کھڑا خونخار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ حمزہ سے بات کرنے ہی آیا تھا جب اسنے حمزہ اور حرم کی باتیں سن لیں۔۔ حمزہ حرم کی طرف جھک کے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔

اب اسے کیا ہوا ہے۔ حرم نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ کندھے اچکا گئی۔۔۔

ارے عمر بھائی جان کیا ہوا مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔ حمزہ نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسے سب سمجھ آگیا تھا دونوں کیوں تڑپ کر اس کے کمرے میں آئے ہیں۔۔۔

بیٹا تیری ساری شرم میں ابھی نکالتا ہوں۔۔۔ عمر کہتے ساتھ ہی اس تک پہنچا اور اسکی گردن دبوچ لی۔۔۔

ارے یار چھوڑو کیوں بچے کی جان کے پیچھے لگ گئے ہو دونوں۔۔۔ حمزہ نے چیخ کر کہا۔

ارے میری بہن اپنے ہونے والے ان سے بچاؤ ورنہ میں اپنی ہی بہن کی شادی ہے ٹوٹا پھوٹا ملوں گا۔۔۔ حمزہ کی بات پر عمر نے حیا کو دیکھا جو شرم سے نظریں جھکا کر بھاگ گئی۔۔۔

ارے میری بہن بعد میں شرمالیتی پہلے اس ظالم سے تو بچا کر جاتی۔۔ حمزہ کی بات پر عمر نے اسے پیٹھ پر کوہنی ماری۔۔

اس کے بعد دونوں ہی قہقہ لگا کر ہنس دیے۔۔

حرم کیا تمھے پتا ہے ابّو نے کیا ضروری بات کرنے کے لئے سب کو بلایا ہے؟؟ حیا حرم کے ساتھ بیٹھی اسکے کان میں آہستہ آواز میں پوچھ رہی تھی۔۔

مجھے کیا پتا۔۔۔ حرم نے کندھے اچکائے۔

ابّو کیا ضروری بات کرنی ہے۔ احمد بھائی نے پوچھا۔

دراصل کل ایک منگنی نہیں دو منگنیاں ہو نگی۔۔

واؤ ابّو کس کی۔۔حیاخوش ہو کر جلدی سے بولی۔۔

ایک احمد اور مقدّس کی اور دوسری حرم اور عمر کی۔۔۔

کیاااااا۔۔۔حیااپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا صوفے پے کانٹے نکل اے جو کھڑی ہو گئی ہو؟؟اس سے پہلے امبر بیگم اسے کچھ کہتیں حمزہ بول پڑا۔۔

او مائے گاڈ مجھے یقین نہیں آرہا حرم میری بھابھی بننے جارہی ہے۔۔میں تو بہت خوش ہوں۔۔ اسکی بات پر سب مسکرادیے۔۔۔

ویسے آپ سب نے لڑکا لڑکی سے پوچھا کیا وہ اس فیصلے سے خوش ہیں؟حمزہ نے عمر کو دیکھ کر شرارت سے کہا۔

بلکل یہ تو حق ہے ان کا۔۔کیا ہمارے فیصلے پر اعتراض ہے تو بے جھجک بتادو۔تایاابّو باری باری دونوں کو دیکھ کر بولے۔۔۔۔

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔عمر نے جلدی سے کہا۔اسکے کہنے پر سب مسکرادیے۔

حرم تم کیا کہتی ہو۔۔۔۔احمد بھائی بولے۔۔

جیسے آپ سب کی خوشی۔۔حرم مسکراتے ہوئے بولی اور کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔۔

حرم اٹھ جاؤ جلدی۔۔۔حیاحرم کو کب سے اٹھانے میں لگی ہوئی تھی جو شاید آج مردوں سے

شرط لگا کر سوئی ہو۔۔

ارے عمر تم۔۔۔۔حیانے اچانک کہا۔۔۔حرم جلدی سے اٹھ کر بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کہاں ہے؟ حرم نے دروازے کی سمت دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔

ہاہاہا۔۔۔تم عمر سے ڈر رہی ہو ہاہاہا۔۔!! حیانے حرم کا مذاق بنایا جو اسے گھور رہی تھی۔۔

جی نہیں میں نہیں ڈرتی عمر سے۔۔۔

جی جی بلکل لگ رہا ہے۔۔۔حیا ہنستی ہی جا رہی تھی۔

زیادہ بتیسی مت نکالو ورنہ توڑ دوں گی۔ حرم چڑ کر بولی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔اچھا سوری نہیں ہنس رہی۔۔

کس لئے اٹھا رہی تھی جو میری نیند برباد کرنے آگئی ہو۔۔

اوہ!! حیانے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔میں تو بھول ہی گئی۔۔

ہاں تو پھر دو گھنٹے بعد یاد کر کے آجانا۔۔اب جاؤ۔۔حرم کہتے ساتھ ہی بیڈ پر واپس لیٹ گئی۔۔

شرافت سے اٹھ جائیں میڈم۔۔۔بھائی اور امی اپکا انتظار کر رہے ہیں آپ کو شوپنگ پے لیکر جانے کے لئے۔۔

کیا؟؟ لیکن ہم تو لے آئے ہیں نہ سب کچھ۔۔حرم نے حیرت سے پوچھا۔

بہن تم پہلے بھائی کی منگنی میں شرکت کر رہی تھی لیکن اب کل آپ کی بھی منگنی ہے اسلئے اٹھ جاؤ زیادہ نخرے دکھائے تو عمر کو کمرے میں بلالوں گی ویسے بھی وہ تو موقعے کی تلاش میں ہے۔۔حیا کی بات پے وہ شرما کر اٹھ گئی۔

حیا بہت فضول بولتی ہو۔

ہائے اللہ!!تم شرمارہی ہو وہ بھی بقول بے شرم۔۔۔چھچھندر کے ذکر سے۔۔حیا نے اسے چھیڑا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے اور ایسے مت بولو وہ بہت اچھا ہے۔۔حرم جلدی میں بول گئی۔۔ مگر حیا کو دیکھ کر احساس ہوا وہ کس کے سامنے بول گئی ہے۔۔حیا نے پوری آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا پھر دھڑام سے بیڈ پر گر گئی۔۔

کہیں میں۔۔بیہوش ہی نہ ہو جاؤں تاریخ میں پہلی بار حرم نے عمر کی تعریف کی اف!!مجھے تو یقین نہیں آرہا۔۔

ہاں تو دیر کس بات کی ہے جلدی سے بیہوش ہو جاؤ۔۔حرم حیا کو کہ کر باتھروم چلی گئی پیچھے حیا ہنستی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی بتانے کے لئے۔۔۔۔۔

رات آٹھ بجے ان کی واپسی ہوئی۔۔

افففف بہت تھک گئے۔۔امبر اور عالیہ بیگم صوفے پر بیٹھیں۔

حیا پانی لیکر آئی۔

ارے واہ ساری ہو گئی شاپنگ۔۔ حیا نے شوپنگ بیگز سے سامان نکال کر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ماشاءاللہ حرم کتنا پیارا ہے تمہارا اڈریس۔۔۔ حیا نے حرم کی منگنی کے ڈریس کا دوپٹہ نکال کر حرم کے سر پے اڑایا۔۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ حیا نے دل سے تعریف کی۔۔ سب دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

اب بس کرو لڑکیوں سمیٹو سب۔۔ امبر بیگم نے کہا تو دونوں سب واپس رکھ کر شاپنگ بیگز اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

حرم ابھی سونا نہیں۔۔۔ حرم جو سونے لیٹ رہی تھی پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

کیوں؟

کیوں کے تمھارے ہاتھوں کو مہندی سے بھی تو سجانا ہے۔۔ حیا بے آنکھیں مٹکا کر کہا۔ حرم مسکرا دی۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ تم لگاؤ گی۔۔؟

جی بلکل میں لگاؤں گی۔۔

تو پھر تمہے کون لگائے گا؟ مجھے نہیں آتی لگانی اور مہندی والے ہاتھوں سے میں کچھ نہیں کرنے والی۔۔

ہاں تو میں کونسا تم سے کہونگی۔۔۔میں کشف سے لگواؤں گی تھوڑی دیر میں آجائے گی وہ آنٹی سے پرمیشن لے کر رات یہیں رکے گی۔

اچھا سہی ہے۔۔۔۔۔

چلو۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اوہ ہو مہندی لگاوائی جارہی ہے۔۔حمزہ لاؤنج میں آیا جہاں دونوں ایل سی ڈی پر ہلکی آواز میں سونگس لگائے ساتھ ساتھ باتوں میں بھی مصروف تھیں۔۔۔۔

نظر نہیں آرہا تمھے۔۔حیا کے کہنے پر وہ ہنستا ہوا انکے قریب آکر بیٹھ گیا۔۔

ماشاءاللہ میری بہن کتنی پیاری لگ رہی ہے تمہارے ہاتھوں میں مہندی۔۔۔حرم کے گورے گورے ہاتھوں میں مہندی بہت جچ رہی تھی۔۔۔

شکریہ۔۔حرم مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھ کر بولی۔

آخر لگائی کس نے ہے۔۔۔حیا فخر سے اپنی گردن اکڑا کر بولی۔

مانو نہ مانو یہ تو میری پیاری بہن کے ہاتھوں کا کمال ہے۔۔ورنہ یہ تم نے کتنی موٹی موٹی لگائی ہے۔۔۔حمزہ حرم کا ہاتھ پکڑ کر دیکھتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جب کے حرم منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی دبا رہی تھی۔۔۔دوسری طرف حیا جل کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تمہاری نظر موتی ہے تبھی تمہے سب موٹا موٹا ہی نظر آرہا ہے۔۔ابھی تمہاری نظروں کا علاج کرتی ہوں۔۔۔حیااسے بولتے ساتھ ہی عمر کو آواز دے بیٹھی جو ابھی کمرے سے نکل کر حرم سے ملنے جانے کا سوچ رہا تھا۔

مگر لاؤنج میں ہی حیااور حمزہ کے ساتھ بیٹھا دیکھا رک گیا۔۔

عمر جلدی سے ادھر آؤ۔۔حیا کے کہنے کی دیر تھی عمر مسکراتے ہوئے ان لوگوں کے پاس پہنچا۔۔حرم عمر کے آنے سے نظریں جھکا کر بیٹھ گئی آج کل اسے عمر سے کچھ زیادہ ہی شرم آ رہی تھی۔۔۔۔عمر نے اتے ساتھ ہی اسے دیکھا جو نظریں جھکا کر بیٹھی تھی اس کے ہاتھوں میں مہندی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔عمر کا دل کیا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر قریب سے اسے دیکھے مگر ہائے یہ دو ظالم۔۔۔

عمر حمزہ کو دیکھو میری مہندی کو کہ رہا ہے موٹا۔۔حیا غصے سے بولی۔۔ حمزہ اسے بہت زچ کر چکا تھا۔۔۔

تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے تمہے موٹی کہ دیا ہے۔۔حمزہ نے جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

کہ کر تو دکھاؤ ذرا تمہاری یہ زبان جو ہے نا اس کے بتیس ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو دعوت پر بلاؤ نگی۔۔

ہمت ہے کر کے دکھاؤ۔۔۔حمزہ نے کہ کر اسکے بال کھینچے اور دوڑ لگا دی حیا غصے میں اسکے پیچھے گئی۔۔۔۔حرم بھی اٹھ کر جانے لگی کیوں کے اب وہاں عمر اور وہ اکیلے تھے۔۔

حرم جانے لگی جب عمر نے پیچھے سے اسکے دوپٹے کا کنارہ پکڑ لیا۔۔۔ حرم کے قدم وہیں رک گئے۔۔۔

تم آج پھر بھاگ رہی ہو۔۔۔۔

نہیں میں تو کمرے میں جا رہی ہوں۔۔ عمر چلتا ہوا اسکے سامنے آیا جو گردن جھکائے کھڑی تھی۔۔

عمر نے اسکے دونوں ہاتھ کہنیوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیے اور دیکھنے لگا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہے بلکل تمہاری طرح۔۔ عمر نے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

حرم نے مسکرا کر نظریں اٹھا کر سے دیکھا جو اسکے مہندی لگے ہاتھوں کو بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔

تھینکس۔۔ حرم نے آہستہ آواز میں کہا۔۔

ایک بات پوچھوں۔

ہمم پوچھو۔۔

تم خوش ہو نہ حرم؟

کیا اب بھی مجھے بتانے کی ضرورت ہے۔۔۔ عمر کی بات پر حرم نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

شاید میں تمھارے منہ سے ایک بار سننا چاہتا ہوں۔۔ عمر نے کہا تو حرم نے دوبارہ اسے دیکھا۔

میں خوش ہوں بہت خوش۔۔۔ حرم کے اقرار پر دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھنے لگے۔

اس سے پہلے عمر کچھ کہتا حمزہ اور حیا دونوں اچانک ہی کہیں سے نازل ہو گئے۔۔۔

بس ٹائمز اپ ملاقات کا وقت ختم اب اپنے اپنے مورچوں میں چلو اور سو جاؤ۔۔ چلو شاباش اور شکر کرو اپنی بہن سے ملوا دیا احسان مانو میرا۔۔۔ اس سے پہلے کسی بزرگ نے دیکھ لیا تو بھئی میں تو صاف کہ دوں گا۔۔ آپ کا ہونے والا داماد ٹھرکی ہے اپنی ہونے والی منگیتر کو آدھی رات کو تنگ کر رہا ہے۔۔۔ شکر میں بروقت آ گیا۔۔ حمزہ کی بات پر تینوں منہ کھولے اسے جھوٹ بولتے سن رہے تھے۔۔

عمر ہوش میں اتے ہی اسے مارنے پیچھے دوڑا۔۔ جو عمر سے بچنے کے لئے اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔

پیچھے دونوں ہستی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

صبح کے وقت گھر میں خوب افرا تفری کا سما تھا۔۔ دو دو منگنیاں تھیں گھر میں۔۔۔۔ پھر ایک مہینے کے بعد شادی ہونا طے پائی تھی۔۔

سب ہی بہت خوش تھے۔

دونوں منگنیاں بینکیوٹ ہال میں ہونی تھی۔۔ سارے انتظام ہو گئے تھے۔۔ حیا کی سہیلیاں صبح سے ہی گھر پر آ گئیں تھیں۔۔۔

حمزہ ڈیگ فل والیوم میں چلائے احمر اور احمر کے دوستوں کے ساتھ کبھی بھنگڑے تو کبھی لڑکی بن کر ناچ رہے تھے۔۔۔

بس کرو لڑکوں جا کر تیار ہو سب۔۔ احتشام صاحب نے آ کر سب کو تیار ہونے کے لیے بھیجا۔

امی وہ بیوٹیشن آگئی ہیں۔۔۔احمر نے دروازے پے کھڑے گردن اندر کر کے بتایااور چلا گیا۔

حرم ابھی نہا کر نکلی تھی۔۔۔جب عالیہ بیگم نے کہا۔۔

حرم بیٹابیوٹیشن آگئی ہے میں اسے اندر بھیجتی ہوں جب تک کپڑے بدل لو۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے امی۔۔عالیہ بیگم اپنی بیٹی کو پیار کر کے باہر نکل گئی۔۔۔

جب کے حرم اپنے منگنی کا جوڑا بیڈ سے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔

حیاجب حرم کو لینے آئی تو وہ بلکل تیار تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ماشاءاللہ کوئی بہت ہی حسین لگ رہا ہے۔۔میرے بھائی کا کیا ہو گا آج۔۔کہیں ایسا نا ہو منگنی کے بجائے ڈائریکٹ نکاح کر والیں۔۔۔۔حیا حرم کو دیکھتے ہی شروع ہو چکی تھی۔۔ جو کھڑی حیا کی بات پر سرخ ہو گئی تھی۔۔۔حرم لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔۔ شوکنگ پنک اور وائٹ کمبنیشن کی گھیر دار فراک کے ساتھ پلین پجاما سر پر فراک کے ہم رنگ ڈوپٹہ۔۔مہندی لگے ہاتھوں میں چوڑیاں ماتھے پے ٹیکا۔۔۔کانوں میں جھمکے اور پیروں میں نازک سی سینڈل وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

تم بھی کم نہیں لگ رہی آج۔۔۔کہیں کوئی تمہے دیکھ کر رشتہ ہی نہ بھیج دے۔۔وہ سچ میں آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

لائٹ پنک اوراور ینج کمبنیشن کی گھیر دار فراک پہنے۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔اورہاں دیکھا جائے گااب چلو گھونگٹ کرو۔۔مجھے عمر نے کہا ہے۔۔سب سے پہلے وہ دیکھے گا تمہے۔۔۔

ہیں یہ کونسی منطق ہے۔۔حرم حیران سی بولی۔

اف اب مجھے کیا پتہ وہ چاہتا ہو گا کے سب سے پہلے وہ دیکھے ویسے بھی اب آپ انکی ہونے والی ہیں۔۔ایک مہینہ ہی تو ہے شادی میں اور ویسے بھی ایک مہینہ توچٹکیوں میں گزر جائے گا۔حیا نے باقاعدہ چٹکی بجا کر دکھائی۔۔حرم کو اسکے انداز پر ہنسی آگئی۔۔

احمد بھائی اور عمر دونوں اسٹیج پر کھڑے باتیں کر رہے تھے دونوں نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔احمد بے ڈارک بلو جبکے عمر نے بلیک۔۔دونوں کی دراز قامت پے شلوار قمیض خوب جچ رہی تھی۔۔

مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔جب سب گھر والے بھی آ گئے۔۔حرم کو ابھی برائیڈل روم میں بیٹھا دیا گیا تھا کیوں کے ابھی تک احمد کے سسرالی نہیں اے تھے۔۔عمر سب سے نظر بچا کر برائیڈل روم کی طرف بڑھا۔۔

اس نے حرم کو دیکھنا تھا۔۔۔عمر برائیڈل روم کے دروازے تک پہنچ کر نوک کرنے لگا۔۔ جب اندر سے حیا نے دروازہ کھولا۔۔برائیڈل روم خالی تھا صرف حرم اور حیا تھے۔۔اس نے ابھی تک برائیڈل روم میں کسی کو انے نہیں دیا تھا۔۔

بڑی دیر کر دی مہربان آتے آتے۔۔ حیا نے عمر کو شرارت سے دیکھ کر کہا پھر اندر آنے کی جگہ دی۔۔ عمر نے مسکرا کر حیا کا شکریہ ادا کیا۔۔

بس 5 منٹ ہیں۔۔۔ ملاقات کا وقت۔۔۔ حیا بولتے ساتھ ہی باہر نکل گئی۔

عمر نے حرم کی طرف دیکھا جو سر جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔

عمر آگے بڑھ کر اسکے ساتھ بیٹھا۔

حرم نے اپنے ساتھ بیٹھے عمر کو دیکھا۔۔ جو اسکے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا۔۔

حرم کے دیکھنے سے وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا۔۔

حرم اسکے یوں دیکھنے سے نروس ہونے لگی۔۔ حرم نے اسکے ہاتھ پر چلتی کاٹی تاکے محیط ٹوٹے۔

سسس!! تم سدھر جاؤ لڑکی۔۔ پھیپھل پیری والی حرکتیں اب چھوڑ دو۔۔ عمر اپنا ہاتھ رگڑتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ بھی مجھے ایسے تاڑنا چھوڑ دیں۔۔

آپ؟ یہ تم مجھے کہہ رہی ہو۔۔۔۔ دکھاؤ ذرا تمہے بخار تو نہیں ہو گیا۔۔۔ عمر اسکے ماتھے پے ہاتھ رکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔ حرم نے اسکا ہاتھ پکڑ کے ہٹایا۔۔

جی آپ کو ہی آپ کہا اور کون ہے یہاں۔۔۔ حرم تپ کر بولی۔۔۔

اچھا یہ تبدیلی کب آئی۔۔۔

کل سے۔۔ حرم نے جھٹ جواب دیا۔

اور یہ کس کے کہنے پر۔۔ عمر نے پھر پوچھا۔۔

خود کے کہنے پر اور کیا عزت راز نہیں ہے۔۔۔حرم نے زچ ہو کر پوچھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔!نہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔۔اچھا مجھے کچھ دینا ہے تمہے۔۔دکھاؤں؟عمر نے بتانے کے ساتھ اجازت بھی مانگی۔۔

دیکھائیں۔۔۔

ایک منٹ لایا۔۔

کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

ٹینشن مت لو باہر نہیں جا رہا۔۔عمر نے کہتے ساتھ ہی دروازہ تھوڑا سا کھولا۔۔حیا حمزہ کے ساتھ کسی بحث میں لگی ہوئی تھی۔۔۔عمر کی آواز پر دونوں نے اسے مڑ کے دیکھا حیا قریب چلی آئی جبکہ حمزہ وہیں کھڑا رہا۔۔۔

کیا ہوا؟حیا نے پوچھا۔

میں نے کچھ دیا تھا تمہے۔۔مجھے وہ لا دو۔۔۔۔

اچھا لاتی ہوں۔۔۔حیا کہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں حیا نے ایک شاپر لا کر اسے تھمایا۔۔۔

عمر تھینکس کہتا واپس اندر چلا گیا۔۔۔

کیا تھا اس میں۔۔۔عمر کے جانے کے بعد حمزہ نے قریب آ کر پوچھا۔۔

سب بتادوں ہنہ۔۔حیا ناک چڑھا کر اس سے فاصلے پے جا کھڑی ہوئی۔۔حمزہ جل کر رہ گیا۔

عمر کیا ہے؟؟ حرم اسکے ہاتھ میں شاپر دیکھ کر بولی۔۔۔

خود دیکھ لو۔۔ عمر نے شاپر اسے دیا۔۔۔ حرم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

کیوں کے اس میں دو جوڑی گلاب اور موتیے کے گجرے تھے۔ حرم کو ویسے ہی پھول بہت پسند تھے۔۔۔ عمر اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ جو گجروں کو ہاتھ میں پکڑے کبھی سونگتی تو کبھی مسکرا کر چھوتی۔۔۔

کیا میں پہنادوں۔۔۔ عمر اسکے پاس بیٹھ کر بولا۔۔۔ حرم نے مسکرا کر گجرے اسے دیے۔۔

عمر نے دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنا کر انھیں دیکھنے لگا۔۔

مہندی چوڑیاں اور گجرے پہنے اسے سب بہت حسین لگ رہا تھا۔۔ عمر نے دونوں ہاتھوں کو باری باری چوما۔۔

پھر حرم کو دیکھا جو ایک دم شرم سے لال ہو گئی تھی۔۔

اس سے پہلے دونوں میں سے کوئی کچھ کہتا۔۔۔ حیا اور حمزہ اندر آ گئے۔۔۔۔

کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے میری نوجوان نسل 5 منٹ کی اجازت دی تھی 10 منٹ ہو گے۔۔۔

چلو اب احمد بھائی کے سسرال والے بھی پہنچنے والے ہیں۔۔ حمزہ عمر باہر جانے لگے۔۔

عمر نے جاتے جاتے ایک نظر پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ عمر کے دیکھنے پر دونوں ہی مسکرا دیے۔

کچھ ہی دیر میں احمد بھائی کے سسرال والے بھی آ گئے۔۔۔

مقدس بھابھی کو احمد بھائی کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا تھا۔۔دونوں ساتھ بیٹھے بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔مقدس نے لائٹ بلو گھیر دار فراک پہنی ہوئی تھی۔۔جس میں وہ خوبصورت لگ رہی تھیں۔

حرم کو بھی تھوڑی دیر بعد اسٹیج پر لا کر بیٹھا دیا۔۔۔سب لڑکے لڑکیاں اسٹیج پر ہی آ گئے۔۔ سب ہنسی مذاق کر رہے تھے۔۔۔۔جب عارض اپنی فیملی کے ساتھ سب سے مل کر اسٹیج پر آیا۔

احمد سے مل کر عمر سے ملا۔۔۔جب نظر حیا کی طرف گئی۔وہ وہیں کھڑا اسے بنا پلک جھپکائے دیکھنے لگا۔۔۔جب کوئی اس سے ٹکرایا۔۔۔عارض کے کرتے پے سارا جوس گر گیا۔

اووو آئی ایم سو سوری۔۔۔۔ غلطی سے گر گیا۔۔حمزہ بول ہی رہا تھا جب عارض اٹس اوکے کہ کر اسٹیج سے نیچے اتر گیا۔۔۔

حمزہ نے دور تک اسے جاتے دیکھا۔۔۔میری کزن کو تاڑے گا ہنہ۔۔۔حمزہ خود سے کہ کے آگے بڑھ گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں منگنی کی رسم شروع ہو گئی۔۔۔پہلے احمد اور مقدس نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی۔۔پھر عمر اور حرم نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی۔۔عمر بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔اس نے جس سے محبت کی اللہ نے اسی کے ساتھ اسکا نصیب جوڑ دیا۔۔۔

وہ جتنا اللہ کا شکر کرتا کم تھا۔۔۔رسم کے بعد تصویروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔پھر کھانا کھل گیا۔کافی خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔مہمان آہستہ آہستہ جانے لگے۔۔۔پھر کچھ دیر بعد احمد بھائی کے سسرال والے بھی چلے گئے۔۔

تو ان سب نے بھی گھر کی راہ لی۔۔۔

گھر پہنچ کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔حرم کمرے میں آتے ہی الماری سے اپنا سوٹ نکال کر باتھ روم چلی گئی۔۔

حیابیڈ پر بیٹھی اپنے موبائل میں فیس بک یوز کرنے لگی۔۔۔حرم باتھ روم سے نکلی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنے بال تولیے سے آزاد کیے۔۔۔پھر انھیں جھٹک کر برش کرنے لگی۔

حیانے جب اسے دیکھا تو چیخ پڑی۔۔۔

حرم تم اتنی سردی میں اس وقت نہا کر آئی ہو پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔حرم حیا کے یوں چیخنے سے اوچھل ہی گئی۔۔۔

حیاتمہارا دماغ خراب ہے ایسی بھی کونسی آفت آگئی ہے جو چیخ رہی ہو۔۔۔افففف! میری جان نکل جاتی ابھی۔۔حرم حیا کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

ٹھنڈے پانی سے نہیں نکلی میرے چیخنے سے خاک نکلے گی تمہاری جان۔حیامنہ بنا کر بولی۔۔۔

مطلب تم چاہتی ہو کے میری جان نکل جائے اور آپ کی اطلاع کے لئے بتاتی چلوں کے گیزر چل رہا ہے۔۔۔حرم تپ کر بولی۔

اووو میں تو بھول ہی گئی۔۔ حرم کی بات پر حیانے اپنے سر پر ہاتھ مارا جیسے اپنی یاداشت کو کوسا ہو۔۔

تم آج کل کس کی یادوں میں کھوئی ہوئی ہو جو تمہے کچھ اور یاد نہیں رہتا۔۔ حرم نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

میں بھلا کس کی یادوں میں کھونگی۔۔۔ حیانے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

تو پھر نظریں کیوں چرا رہی ہو۔۔ اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو میری نظروں سے نظریں ملا کر بات کرو۔۔ حرم ابھی بھی اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

تم کچھ زیادہ ہی بے شرم ہو گئی ہو۔۔۔ حیا کہتے ساتھ باتھ روم کی جانب بڑھی۔۔۔

اس میں بے شرم کی کیا بات ہے۔۔۔

جی بلکل ہے منگنی شدہ اب تم مجھے بھی پھسانہ چاہتی ہو۔ حیا کہتی باتھ روم میں گھس گئی۔

اللہ نہ کرے میں پھساوں اللہ کرے تمہاری ڈائریکٹ شادی ہوامین۔۔۔

حرم کے کہنے پر حیا باتھ روم سے ہی چیخی۔۔ حرم کی بچی۔۔۔ میں ابھی آکر بتاتی ہوں تمہے۔۔

حرم ہنستی ہوئی کمرے سے نکل گئی پورے گھر میں اندھیرا تھا شاید سب تھکن کی وجہ سے جلدی ہی سو گئے تھے۔۔

حرم کچن میں آکر فریج میں سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پیا۔۔ پھر واپس پانی کی بوتل فریج میں رکھ کر گلاس اسٹینڈ میں واپس رکھ کر پیچھے مڑی۔۔

عمر کو ایک دم کچن کے دروازے پر دیکھ کر ڈر گئی۔۔۔

ہائے اللہ لگتا ہے آج دونوں بھائی بہن مجھے مارنے کے چکّر میں ہیں۔۔۔حرم سینے پے ہاتھ رکھے خود سے بولی۔۔

عمر جو ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔چلتا ہوا اس تک آیا۔۔

کیا ہوا ڈر گئی۔۔۔عمر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا گیلے بال جو کمر سے نیچے تک آتے تھے کھلے ہوئے تھے۔

بھیگا بھیگا سراپا۔۔بڑی بڑی آنکھیں جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔اب وہ اسکی ہونے والی تھی یہی سوچ اسے سرشار کر رہی تھی۔۔

ظاہر سی بات ہے سب سو رہے ہیں ایسے میں میں اکیلی نازک سی لڑکی اچانک کوئی پیچھے آ کھڑا ہو گا تو ڈر نہ تو لازمی ہے۔۔اگر میرا دل بند ہو جاتا تو۔۔

ایسے کیسے بند ہو جاتا یہ دل تو اب میرا ہے۔۔۔عمر نے جذب سے کہا۔۔حرم شرما گئی۔

اچھا میں جا رہی ہوں گڈ نائٹ۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں آج ہماری منگنی ہوئی ہے مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔۔عمر نے حرم کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

کک۔۔کہاں جا رہے ہیں کوئی اٹھ گیا تو۔۔حرم نے گھبرا کر کہا۔۔

کوئی اٹھ نہیں جائے گا۔۔۔بلکے اٹھ گیا ہے۔۔حمزہ کی آواز پر دونوں نے بری طرح چونک کر حمزہ کو دیکھا جو دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم ہر وقت کیوں نازل ہو جاتے ہو۔۔عمر دانت پیس کر بولا۔۔

ہاہاہا!! بس دیکھ لو بھائی ہم ہونے والے سالے ہیں اب آپ کے آس پاس ہی نازل ہوتے نظر آئیں گے۔۔ حمزہ چڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہو گیا تمہارا۔۔۔اب چلتے بنو۔۔ عمر نے تپ کر کہا۔۔

واہ کچن میں محفل لگی ہوئی ہے۔۔ حیا آتے ہوئے بولی۔۔

چلو انکی کمی رہ گئی تھی۔۔ عمر حرم سے آہستہ سے بولا جس پر حرم ہنسی دبائے۔۔ سب کو گڈ نائٹ بولتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ دونوں جانتے تھے یہ دو چپکو اب جان نہیں چھوڑیں گے۔۔ عمر بھی گڈ نائٹ کہتا دونوں کو دیکھے بنا نکل گیا۔۔

صبح سب گھر والے ناشتے کی ٹیبل پے کل کے فنکشن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔۔

جب امبر بیگم نے احتشام صاحب کو بتایا کل فنکشن میں عارض کی والدہ نے ہماری حیا کو اپنے بیٹے کے لیے پسند کیا ہے اور وہ لوگ رشتہ لانا چاہتے ہیں۔

انکی بات سن کر سب ہی خوش ہو گے۔۔۔عارض احمد کا دوست ہے اسکے ساتھ بزنس پارٹنر بھی ہے۔۔۔حیا جو سب سن رہی تھی خاموشی سے ٹیبل سے اٹھ کر چلی گئی۔۔ سب نے عارض کے بارے میں ہی باتیں شروع کر دی تھیں۔۔اسلئے کسی نے حیا کو اٹھ کے جاتے نہیں دیکھا سوائے حرم کے۔۔۔

پھر کیا ارادہ ہے انہیں گھر بلا لیں۔۔

جی بلکل کیوں نہیں لیکن پہلے حیا سے پوچھ لیں۔۔۔احتشام صاحب نے کہا تو حرم بول پڑی۔۔

تایاابّو کیا میں پوچھوں حیا سے؟

ضرور کیوں نہیں۔۔تایاابو نے مسکرا کر کہا۔۔حرم بھی مسکرادی۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو مغرب ہونے والی ہے آجاؤ نیچے۔حرم چھت پر آئی تو حیا کسی سوچ میں گم تھی۔۔۔

حیا! حرم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔حیا نے چونک کر حرم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کیاہوا۔۔۔حرم کچھ کہ رہی تھی؟

ہاں مغرب کا وقت ہے آجاؤ نیچے۔۔۔

ہمم تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔

نہیں ساتھ چلو مجھے تم سے بات بھی کرنی ہے۔۔۔حرم کی بات پر حیا نے اسے دیکھا۔۔

چلو۔۔۔دونوں نیچے آئیں۔۔۔

ارے تم دونوں کیا کر رہی تھیں۔۔اس وقت چھت پر یہ کوئی وقت ہے جانے کا۔۔۔چلو جاؤ وضو کرو اذان ہونے والی ہے۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

حیا کیا ہوا ہے جب سے رشتے کا سنا ہے خاموش ہو۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔

پھر کیسی بات ہے؟ کیا تمہیں عارض بھائی پسند نہیں۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔

حیا مجھے بتاؤا گر تمہے وہ پسند نہیں تایاابو سے میں نے کہا ہے میں تم سے پوچھ کے بتاؤں۔ حرم نے حیا کے ہاتھ پے ہاتھ رکھ کر اسے بتایا جو کسی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

حیا بتاؤ زبردستی نہیں ہے۔۔اور ویسے بھی زبردستی رشتے نہیں جوڑے جاتے۔۔ حرم کی بات پر حیا نے اسے دیکھا۔

میں وہ۔۔۔ حیا جھجک رہی تھی۔۔ جسے حرم نے بہت محسوس کیا۔۔۔۔

حیا کیا ہمارا رشتہ ایسا ہے کے تم مجھ سے کوئی بات کرتے وقت یوں جھجک رہی ہو۔۔۔

نہیں حرم ایسا کچھ نہیں۔۔۔ پتہ نہیں یار اور اگر کوئی آپ کو کہے کے وہ آپ کو پسند کرتا ہے اور اپ سے شادی کرنا چاہتا ہو پھر۔۔۔۔۔ حیا کی بات پر حرم کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔۔

کک کیا کسی نے تم سے یہ سب کہا۔۔ حیا نے اسباب میں سر ہلایا۔۔۔۔

ہاں مگر۔۔

مگر تم شاید نہیں کرتی۔۔۔ حمزہ کی آواز پر دونوں نے گردن موڑ کے اسے دیکھا جو کمرے کی چوکھٹ پر سنجیدہ سا کھڑا تھا۔۔

ہاں نہیں کرتی اور تم نہیں جانتے وہ یونیورسٹی میں بھی میرے کافی بار یہی کہ چکا ہے کل اتفاق سے وہ فنکشن میں ملا۔۔۔میں کتنا ڈر گئی تھی اب تو اسے پتا چل گیا ہوگا کے میں احمر کی بہن ہوں۔

لو کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا۔۔۔اتنی سی بات پر تم اتنا پریشان ہو گئی ہو۔ حرم نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

ہاں تو اور کیا کل حمزہ نہ آتا تو اور اگر کوئی اور دیکھ لیتا پھر کیا سوچتے سب انکے گھر کی بیٹی کسی سے چھپ چھپ کر اپنے محبوب سے مل رہی ہے۔۔۔حیا کی بات پر حرم نے اسکے سر پر چپت لگائی۔

میں تو سالے کے دانت توڑ دیتا میری کزن کو کیسے تنگ کر رہا تھا۔۔ وہ تو اس نے میرے پیر پکڑ لیے۔۔۔حمزہ تمہیں میری قسم اسے جانے دو ورنہ یہ مر گیا تو میرا کیا ہوگا اس لیے میں نے اسے جانے دیا۔۔۔حمزہ حیا کی آواز بنا کر بولا۔۔

پہلے تو دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگیں پھر دونوں اسے مارنے کھڑی ہوئیں۔ لیکن وہ حمزہ ہی کیا جو کسی کے ہتھے چڑھ جائے۔۔ جلدی سے ہنستا ہوا بھاگ گیا۔

اچھا بتاؤ پھر ہاں ہے۔۔۔حرم نے واپس بیڈ پر بیٹھ کر پوچھا۔

ہاں لیکن اگر وہ۔۔۔۔

اففف کچھ مت سوچو وہ اگر آ بھی گیا تو ہم انہیں چلتا کر دیں گے۔ حرم شرارت سے بولی۔۔

نہیں میں اس وجہ سے پریشان نہیں ہوں۔۔ وولڑ کا کوئی اچھا انسان نہیں ہے بس اسلئے میں پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔

تم بھی نہ۔۔ اچھا پھر میں بتا کر آتی ہوں کے دلہنیا مان گئی ہے۔۔۔ حرم اس کو کہتی بتانے چلی گئی۔

حرم نے گھر والوں کو حیا کا جواب بتا دیا تھا۔۔ امبر بیگم عارض کے گھر فون کر کے آنے کی دعوت دینے لگیں۔۔

لاؤنج میں حرم کے ساتھ عمر بیٹھا ہوا تھا دونوں جانے کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔ حرم شرمائے جا رہی تھی۔۔ سامنے ہی حمزہ اور حیا بیٹھے ٹی وی لگائے بیٹھے تھے گاہے بگاہے ان دونوں کو بھی دیکھ رہے تھے۔۔ جہیں آگے پیچھے کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

حمزہ اپنی جگا سے اٹھ کر عمر کے ساتھ جا بیٹھا۔۔ تو دونوں خاموش ہو گئے۔

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئے کرو کرو کیا بات کر رہے تھے۔۔۔ حمزہ کی بات پر عمر نے غصے سے اسے دیکھا۔

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ۔۔۔ اٹھو یہاں سے۔۔۔

کیوں بھائی میں اپنی بہن کے پاس آیا ہوں۔۔ حمزہ لاپروائی سے بول کر ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔

عمر نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔ پھر حرم کو اشارہ کرتا اٹھ کر چھت پے چلا گیا۔

حرم مسکرا کر بہانے سے اٹھ کر پیچھے چلی گئی۔۔۔

جب کے حمزہ جل گیا۔۔

کیسے بدل گئی میری بہن یہ عمر نے کہیں کالا جادو تو نہیں کر دیا۔۔ حمزہ اپنے آپ سے بولتا سر جھٹک کر پھر ٹی وی دیکھنے لگا۔۔

حیا اس کی شکل دیکھ کر ہنس دی۔۔۔

حرم اوپر آئی عمر اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔ حرم مسکراتی اس تک گئی۔۔۔

حمزہ کو کسی دن میں لندن کے ٹکٹس ہاتھ میں تھما کر گھر سے نکال دونگا۔۔

ہاہاہاہا۔۔!! سوچ لیں پھر میں بھی چلی جاؤنگی کیونکہ ابھی تو صرف منگنی ہی ہوئی ہے۔ حرم نے ہنسی روک کر کہا۔

میں سب کی بات نہیں کر رہا صرف حمزہ کا کہہ رہا ہوں۔۔۔ عمر نے حرم ہاتھ پکڑ کے کہا۔

اور مسٹر عمر احتشام آپ کو کیا لگتا ہے وہ چلا جائے گا۔۔ حرم نے مسکرا کر پوچھا۔۔

ہاں بلکل۔۔۔ خیر چھوڑو اسے میں کچھ کہہ رہا تھا تم سے اس وقت۔

کیا کہہ رہے تھے مجھے یاد نہیں۔۔ حرم یاد کرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔۔

عمر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر کے پیچھے لیجا کر اسے اپنے نزدیک کیا۔

سچ میں بھول گئی۔۔

ہاں۔۔ میرا مطلب نہیں یاد ہے۔۔۔ حرم اسکے اتنے قریب ہونے سے گھبرا رہی تھی۔

تو پھر چلو گی میرے ساتھ آئسکریم کھانے۔۔۔

اچھاٹھیک ہے چلونگی اب چھوڑیں یہ آپ اپنے کمرے میں نہیں ہیں۔۔۔کسی نے دیکھ لیاتو کیا سوچے گا۔

سوچنے دولوگ تو ویسے ہی اپنے بارے میں کم اور دوسروں کے بارے میں زیادہ سوچتے ہیں۔

عمر منہ بنا کر بولا۔۔

ہاہاہا۔۔۔!اچھااب چھوڑیں۔۔۔

افف بڑی ہی ظالم عورت ہو۔۔۔

کیاا!چھوڑیں مجھے میں اب کہیں نہیں جانے والی۔۔۔حرم اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی۔

ہاہاہا۔۔اچھایار سوری لڑکی۔۔۔عمر نے کہتے ساتھ ہی اسے چھوڑا۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے معاف کیا۔حرم اترتی نیچے جانے لگی۔

کہاں جارہی ہو۔۔

نیچے۔۔۔کل مہمان آرہے ہیں امی اور تائی امی کے ساتھ تیاری بھی تو کرنی ہے۔۔۔

اچھاپھر رات تک چلیں گے۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

حیاتم ابھی تک تیار نہیں ہوئی مہمان آنے والے ہیں جلدی سے تیار ہو کر نیچے او۔۔حرم کمرے میں آئی تو حیالیپ ٹاپ یوز کررہی تھی۔۔۔

بس ہونے ہی جارہی تھی۔۔ حیا مصروف سی بولی۔۔

اوکے آجانا نیچے۔ حرم بولتی نیچے چلی گئی۔۔

حیا لیپ ٹاپ بند کرکے اٹھی استری شدہ اپنا ڈریس بیڈ سے اٹھا کر باتھروم چلی گئی۔۔

حرم کچن سے نکل کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔ جب عمر نے اپنے کمرے کے دروازے کی چوکھٹ پر ہی کھڑے حرم کو آواز دی۔

حرم اوپر جاتے جاتے رکی پھر وہیں کھڑی اسکی طرف گھومی جو اسے اپنے پاس انے کا اشارہ کررہا تھا۔۔ حرم جو دو تین اسٹیپ اوپر تھی نیچے اتر کر اس تک آئی۔۔

کیا ہوا عمر کچھ کام تھا۔۔۔ عمر بغیر کچھ بولے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لایا اور دروازہ لاک کردیا۔۔۔

عمر کیا ہوا دروازہ کیوں بند کیا۔۔ کوئی اگر آگیا تو کیا سوچیں گے اور دروازہ۔۔۔

شششش۔۔۔! بھروسہ رکھو میری ہی عزت ہو تم۔۔۔ مجھے بس کچھ دینا ہے تمھے۔۔

اس سے پہلے حرم اور کچھ کہتی عمر نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کو کہا۔۔

حرم اسکی بات پر مسکرائی اسے کبھی کبھی عمر پر بہت پیار اتا تھا۔۔۔

عمر سائیڈ ٹیبل سے شاپنگ بیگ اٹھا کر لایا اور اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔

کیا ہے اس میں۔۔

خود دیکھ لو۔۔ عمر نے اسے کہا تو وہ مسکرا کر شاپنگ بیگ میں سے ایک ڈبہ نکالا۔۔

جس پے گفٹ پیپر چڑھا تھا۔۔۔

یہ کس لئے آج میری سالگرہ تو نہیں ہے۔۔۔ حرم نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔۔

ضروری ہے تحفہ دینے کے لئے سالگرہ کا ہونا لازمی ہے؟ عمر نے الٹا اسی سے سوال کر دیا۔۔۔

حرم مسکرا کر گفٹ پیپر اتارنے لگی۔۔۔

گفٹ پیپر اتارا پھر ڈبہ کھولا جس میں بلیک کلر کی شیفون کی ساڑھی تھی جس کے کناروں پے میرون کلر کی لیس لگی تھی۔ سادی مگر خوبصورت ساڑھی تھی۔۔۔

واؤ ساڑھی۔۔ مگر مجھے تو نہیں آتی باندھنی۔۔۔ حرم پریشان سی بولی۔۔

اوہ۔۔ کوئی بات نہیں سیکھ لینا مجھ سے۔۔۔ عمر آنکھ دبا کر بولا۔

جس پر حرم نے اسے گھورا۔۔ جی نہیں شکریہ میں خود سیکھ کر بندھ لونگی۔۔ اور اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لئے شکریہ۔۔۔ ویسے ساڑھی میں کہاں پہن کر جاؤنگی ابھی تو شادی میں وقت ہے۔۔

کتنے سوال کرتی ہو۔۔ مجھے پسند آئی تمھارے لئے لے لی میں تو پرفیوم لینے گیا تھا اور ہاں ایک اور بات ایسے شکریہ نہیں چلے گا شکریہ کی جگہ مجھے ابھی کچھ چاہیے۔۔۔

عمر قریب اتے ہوئے بولا۔۔ حرم اسکا ارادہ سمجھ کر ایک دم پیچھے ہوئی۔

کک کیا چاہیے۔۔۔

مجھے ابھی اسی وقت۔۔۔ عمر کہتے کہتے رکا حرم کی سانس بھی اٹک گئیں۔۔ جانے کیا کہ دے۔

رک کیوں گئے کہیں جو کہنا ہے یا پھر میں جاؤں۔۔

صبر لڑکی بتا رہا ہوں۔۔۔مجھے ابھی اسی وقت تمھارے ہاتھوں کی مزیدار چائے چاہیے۔۔۔۔

حرم نے سکون کی سانس لی۔۔

اوہ۔۔۔اچھا میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔

تمہے کیا لگا میں کیا مانگنے والا تھا۔۔۔۔عمر اپنی مسکراہٹ دباتا سنجیدہ سا پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں مجھے کیا لگے گا مجھے پتہ ہے آپ چائے کے دیونے یہی مانگے گے۔۔۔ حرم جلدی سے بولی۔۔

ہاہاہا یہ تو ہے۔۔ عمر ہنستے ہوئے بولا پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے تھوڑا قریب کیا۔۔۔

میں تمہارا بھی دیوانہ ہو رہا ہوں کہو تو تمہے پی جاؤں۔۔ عمر معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے بولا۔

میں اب چائے نہیں بنا کر دے رہی سمجھے۔۔۔جا رہی ہوں میں مہمان کہیں آ ہی نہ گئے ہوں ہٹیں راستے سے۔۔ حرم اسے پیچھے دھکا دیتے ہوئے باہر نکل گئی۔

ہاہاہا۔۔۔ پیچھے عمر قہقہ لگاتا ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

عارض کی فیملی احتشام ہاؤس پہنچ چکی تھی۔۔۔عارض کے گھر میں کل چار افراد تھے بشمول اس کے۔۔۔سب سے تعارف کے بعد اب وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

جب تائی امی نے حرم کو حیا کو لانے کو بھیجا۔۔

حیانے ڈرائنگ روم میں اتے ہی سب کو آہستہ سے سلام کیا جس کا جواب سب نے دیا۔۔

عارض نے اسے دیکھ کر دوبارہ نظریں جھکالیں کیونکہ سب کی توجہ ابھی اسی پر تھی۔۔۔

راحیہ بیگم نے اسے پیار سے گلے لگا کر اپنے پاس ہی بیٹھالیا۔۔۔حیاکافی نروس ہورہی تھی۔۔۔

ہماری بیٹی تو بہت پیاری ہے۔۔۔کیا خیال ہے اپکا۔۔راحیلہ بیگم تائی امی سے مسکرا کر بولیں۔۔

جیسے اس کے ابو چاہیں ویسے بھی ساری باتیں تو ہو ہی چکی ہیں۔۔تائی امی مسکرا کر بولیں۔۔

جی بلکل یہ تو سہی کہا۔۔۔

ہاں تو پھر کیا خیال ہے احتشام۔۔عرفان صاحب نے مسکرا کر پوچھا۔۔

بہت نیک خیال ہے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔! پھر رشتہ پکا سمجھیں۔۔عرفان صاحب کی بات پر تایاابو نے باری باری سبکی طرف دیکھا جنہوں نے مسکرا کر اپنی رضامندی ظاہر کی۔۔

آخر میں اپنی بیٹی کو دیکھا جو اپنے باپ کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ان کے دیکھنے سے حیاہلکا سا مسکرا کر سر جھکا گئی تو احتشام صاحب بھی مطمئن ہو کر مسکرا دیے۔

جی بلکل پکا سمجھیں۔۔۔

رشتہ پکا ہوتے ہی سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔۔۔عارض بھی مسکرا رہا تھا۔۔اسکی دلی مراد پوری ہورہی تھی۔۔

حیااسے پسند تھی۔۔۔۔۔

احتشام بھائی اگر اجازت دیں تو بچے آپس میں تھوڑی بات چیت کر لیں۔راحیلہ بیگم نے پوچھا۔

جی جی بلکل جاؤ بیٹا۔۔تایا ابو نے اجازت دی۔۔

دونوں آگے پیچھے چلتے لان میں رکھی کرسیوں تک آئے۔۔

بیٹھیں۔۔حیا نے عارض سے کہا۔۔

کیا ہم واک کرتے ہوئے بات نہیں کر سکتے۔۔عارض نے پوچھا۔۔

حیا نے شیور کہہ کر کندھے اچکا دیے۔۔دونوں خاموشی سے واک کرتے رہے جب عارض نے بات میں پہل کی۔۔

اور کبھی پھر چکر نہیں لگا قبرستان کا کیا پتہ وہاں آدمیوں نے کچھ چھپایا ہو۔۔۔حیا نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا اسے لگا وہ قبرستان والا واقع بھول چکا ہو گا۔۔۔

عارض نے اسے اپنی طرف حیرت سے تکتا پایا تو مسکرا دیا۔۔

کیا ہوا بھول گی یا تمہے امید نہیں تھی کے میں تم سے یہ سوال کروں گا۔۔۔

نن نہیں ایسا کچھ نہیں لگا مجھے خیر میں اتنی بھی پاگل نہیں ہوں کہ پھر وہاں چلی جاؤں۔۔حیا نے ناک چڑھا کر کہا۔۔عارض کا دل کیا اسکی بات پر زور زور سے قہقے لگائے مگر ضبط کیے کھڑا رہا۔۔۔اگر زرا بھی ہنستا تو عقلمند کہیں رشتہ ہی نہ توڑ دیتی۔کچھ دیر تک دونوں باتیں کرتے رہے پھر اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ایک ہفتے بعد

حیاایک دھماکہ خیز نیوز دینی ہے تمہیں۔۔ حرم کمرے میں بھاگتی ہوئی آئی اور حیا کے گلے لگ گئی۔۔

حیاجو کچھ ہی دیر پہلے سب کے ساتھ شاپنگ سے آنے کے بعد ساری چیزیں الماری میں رکھ رہی تھی۔۔۔یوں حرم کے کرنے سے ڈر گئی۔۔

اف حرم کی بچی کیا ہو گیا ہے دیکھ رہی ہو کتنا کام رہ گیا ہے۔۔۔

ارے کام ہوتا رہے گا پہلے سن تو لو۔۔۔

اچھا کہو کیا کہنا ہے۔۔۔حیاواپس اپنے کام میں لگ کر پوچھنے لگی۔۔۔

ابھی ابھی تمھارے سسرال سے کال آئی ہے وہ چاہتے ہیں شادی جلدی ہو۔۔عارض بھائی کی بھی یہی خواہش ہے۔۔۔اس لئے سب نے سوچا کیوں نہ شادی ساتھ ہو جائے اور ویسے بھی کوئی اتنا لمبا چوڑا خاندان تو ہے نہیں۔۔احمد بھائی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے انکے سسرال والوں میں بس دو ہی فیملیز ہیں۔۔باکی تو دور پرے کے رشتے دار ہی ہیں۔۔۔

حرم جوش میں بتانے میں لگی تھی جب کے حیااپنی جگہ سن ہو گئی۔۔۔

اتنی جلدی بھی کیا ہے۔وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

لیکن اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔سب کی ایک ساتھ ؟ حیاپریشان سی بولی۔۔

ہاں تو کونسی انوکھی بات ہے۔۔ہوتی ہے شادیاں ایسی تم یوں پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔

ہماری تو آدھی شاپنگ ہو ہی گئی ہے اسکی فکر مت کرو۔۔ہاں اگر کوئی اور مسئلہ ہے تو بتاؤ؟

نہیں بس یہی سوچ رہی تھی ایک دم سے کیسے ہو گا سب۔۔۔

ہاں تو میڈم تم کیوں پریشان ہو رہی ہو ہم کس کھیت کی مولی ہیں۔۔یوں چٹکی بجاتے سب ہو جائے گا۔حمزہ اندآتے بولا ساتھ عمر اور احمر بھی تھے۔۔۔

ہاہاہا۔۔!حمزہ سدھر جاؤ۔۔۔حرم نے کہا۔۔۔حمزہ اسکے پاس آیا اور اسے گھور کر بولا۔۔

تم تو بس چپ ہی کر جاؤ غدار بہن۔۔حمزہ کو ابھی تک اس دن والی دونوں کی حرکت یاد تھی جب عمر اور حرم دونوں اٹھ کر چلے گئے تھے۔

حرم کی آنکھیں خود بہ خود نم ہو گئیں۔۔۔حمزہ تو بوکھلا ہی گیا وہ تو صرف مذاق کر رہا تھا۔۔

حرم سوری میری بہن میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔۔حمزہ اسے گلے لگاتے بولا۔۔

تو وہ پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع ہو گئی عمر اسے روتا دیکھ کر بے چین ہو گیا۔۔۔

جب کے حیا کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں تھیں مگر وہ آنکھیں صاف کر کے مسکرا دی۔۔۔۔

حمزہ میں تمہے بہت مس کرونگی جب تم امی ابو لندن چلے جائینگے۔۔۔حمزہ حرم کی بات پر مسکرا دیا اسکی خود بھی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی۔۔۔

مگر ابّو نے تو پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔ہاں کچھ ٹائم لگے گا وہ بھی ایک دو مہینے۔۔۔حمزہ کی بات سن کر حرم نے حمزہ کو دیکھا۔۔۔

کیا سچی۔۔۔

ہاں بلکل مچی۔۔حرم کی بات پر حمزہ نے کہا۔۔۔جب پیچھے سے عمر نے اسے گدی سے پکڑا۔۔۔

تمہاری ہمّت کیسے ہوئی حرم کو رلانے کی۔۔۔

ابے یار سالے سے پنگانہ لو مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔ حمزہ اپنی گدی اس سے آزاد کرواتے ہوئے بولا۔۔۔عمر کی گرفت مضبوط تھی۔

اچھا مجھے دھمکی۔۔۔ عمر نے کہتے ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اسکا ہاتھ ماڑوڑ دیا۔

آآآآ۔۔۔اچھا بھائی چھوڑ دیں۔۔۔ حمزہ کراہ کر بولا۔۔۔

عمر چھوڑ دیں پلیز۔۔۔۔ حرم کے یوں کہنے پر عمر نے حمزہ کو چھوڑا۔۔

سب نے انہیں معنی خیز مسکراہٹ سے دیکھا۔۔۔ حمزہ خاموشی سے چلتا دروازے تک گیا پھر ہینڈل پے ہاتھ رکھے عمر کو آواز دی۔

عمر۔۔۔ حمزہ کی آواز پر سب نے اسے دیکھا۔ حمزہ شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا؟؟

تم ابھی سے جورو کے غلام ہو گئے۔۔ حمزہ کہتے ہی قہقہ لگاتا باہر کی جانب بھاگ گیا۔۔

تیری تو۔۔۔ عمر غصے میں پیچھے دوڑا۔۔ جب کے پیچھے تینوں قہقہ لگانے لگے۔۔۔۔

مہندی کی صبح نکاح ہونا تھا۔۔ چونکہ تینوں کی شادی ساتھ ہی تھی۔۔۔۔ مگر احمد بھائی کے شادی سے ایک دن پہلے حیا کی رخصتی ہونی تھی۔۔۔۔

تینوں خاندانوں نے بیٹھ کر فیصلہ کیا تھا کہ ولیمہ ایک ہی جگہ ہو گا اور اس فیصلے سے کسی کو کوئی اختلاف بھی نہیں تھا۔۔۔

رات کا ایک بج رہا تھا سب سونے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔شادی کی تیاریوں میں ایک مہینے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔کل نکاح تھا۔

حیا میں آتی ہوں۔۔۔حیا سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔جب حرم نے اپنے موبائل پر عمر کا پیغام پڑھ کے حیا سے کہا۔۔

ہاں ہاں جاؤ جاؤ۔۔۔حیا شرارت سے بولی۔۔حرم مسکرا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

حیا ابھی لیٹی تھی جب اسکا سیل فون بجا۔۔۔اس وقت کس کی کال آگئی۔

حیا نے خود سے کہتی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔سکرین پے عارض کا نام جگمگا رہا تھا۔۔حیا نے مسکرا کر یس کر کے موبائیل کان سے لگایا۔۔

السلام علیکم!!

وعلیکم اسلام۔۔

سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔۔

نہیں تبھی تو بات کر رہی ہوں۔۔۔

کبھی سیدھا جواب بھی دے دیا کرو۔۔۔عارض نے تپ کر کہا۔۔

ہاہاہا۔۔تو آپ نے سوال ہی ایسا پوچھا۔۔میرے دل نے کہا حیا اس سوال کا یہی جواب ہے۔

حیا ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

عارض اسکی بات پر مسکرادیا۔۔ تم ایک بار آجاؤ تمہارا یہ جو دل الٹا سیدھا کہتا ہے نہ سب سہی کردوں گا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا جائے گا میں نہیں ڈرتی۔۔

دیکھ لینا میڈم۔۔

اچھا میں سو رہی ہوں صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔ ویسی اتنا لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔

چلو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔ عارض نے مسکرا کر کہا۔۔

گڈ نائٹ۔۔ حیا نے کہ کر کال کاٹی۔۔ اور مسکرا کر آنکھیں موند لی۔۔۔

حرم لان میں آئی جہاں عمر ایک کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھا۔۔۔ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

حرم چلتی اسکے ساتھ رکھی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ جیسا دیکھنے میں خوبصورت تھا اس سے کہیں زیادہ وہ ایک خوبصورت دل کا مالک تھا۔۔

ہنستا مسکراتا حرم کو تنگ کرتا۔۔۔ حرم اسے پسند کرنے لگی تھی۔۔ مگر کبھی اس پے عمر کو کیا حیا تک پے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

حرم اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی جب عمر نے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا۔۔ حرم چونک کر ہوش میں آئی۔۔

عمر کرسی سے کھڑا ہوا۔۔ آؤ۔۔ عمر نے کہا۔۔ حرم بھی اپنی جگہ سے خاموشی سے اٹھی۔۔۔

عمر اسکا ہاتھ تھام کر چلنے لگا۔۔۔ دونوں ٹھنڈی نم گھاس پر خاموشی سے چل رہے تھے۔۔۔

تم خوش ہو۔۔۔ عمر نے ایک دم سے سوال کیا۔۔

حرم اسکے سوال پر رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔ پھر آگے بڑھ کر اسکے مصبوط سینے پر سر رکھ دیا۔۔ عمر کو پہلے جھٹکا لگا۔۔۔ پھر اس نے مسکرا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے حرم کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔

حرم اسکے سینے سے لگے ہی بولی۔۔۔ کیا اب یقین آیا کے میں آپ کے ساتھ اپنی پوری زندگی ساتھ گزارنے کے لئے بہت خوش ہوں۔۔ حرم کی بات پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

ہاں ہو گیا ورنہ تم جیسی پھیچل پیری پتہ نہیں بعد میں مجھے قتل کر کے بھاگ جاتی پھر کیا ہوتا۔۔

عمر نے مذاق میں کہا۔۔۔ جب کے عمر کی بات سن کر حرم نے اسے گھور کے دیکھا اور اپنا پیر اسکے پیر پے زور سے مارا۔

عمر تڑپ کے پیچھے ہوا۔۔۔۔ افففف کتنی کوئی ظالم ہو سارے رومینس کا ستیاناس کر دیتی ہو۔۔

ہنہ۔۔ اب مجھے یہ واہیات نام دیا تو کل نکاح نہیں کرونگی۔۔ حرم بے دھمکی دی۔۔۔

تمھارے اچھے بھی کریں گے۔۔ عمر دانت پیس کر بولا۔۔

ہنہ حرم ناک چڑھاتی جانے لگی جب عمر اسکے پیچھے گیا۔۔۔

کیا تم ناراض ہو کر جا رہی ہو۔۔۔

جی ہاں۔۔۔ حرم نے جھٹ کہا۔۔

اچھا یار سوری اب نہیں کہوں گا۔۔ عمر جلدی سے اسکے سامنے آیا۔ حرم بر وقت رکی ورنہ ٹکرا جاتی۔۔

اور اگر پھر کہا۔۔ حرم مشکوک نظروں سے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں کہوں گا نہ سچ میں یقین کرو۔۔ میں تو بس تنگ کر رہا تھا۔۔ عمر معصوم سی شکل بنا کر بولا۔

حرم پہلے خفا خفا سی اسے دیکھتی رہی پھر مسکرا دی۔۔

چلیں معاف کیا مگر اپنے وعدے پے قائم رہیے گا۔۔

اوکے میڈم۔۔۔۔ عمر نے مسکرا کر حرم کا ہاتھ پکڑا اور اندر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

دوسرا دن سب کے لئے ہی بہت خوشی سے بھرپور اور بے حد مصروف تھا۔ حیا حرم اور مقدس اپنی تیاری میں لگی تھیں۔۔ نکاح تینوں کا ایک ہی جگہ ہونا تھا۔ احتشام صاحب کے کہنے پر انکے ہی گھر پر سب ہو رہا تھا احتشام ہاؤس تھا بھی کافی بڑا۔۔۔۔

نکاح کے بعد شام میں مہندی اور مایوں ساتھ ہی تھی۔ سب ہی جوش و خروش سے تیاریوں میں لگے تھے۔۔ نکاح میں گھر کے ہی لوگ تھے۔

قاضی صاحب بھی دوپہر تک آ چکے تھے۔۔۔

تائی امی عالیہ بیگم کے ساتھ حیا کی ساس اور مقدس کی امی بھی حیا حرم کے روم میں آئیں۔۔ جہاں تینوں تیار بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔

تینوں ہی نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔ وائٹ شلوار قمیض سر پے ٹشو کا ریڈ ڈوپٹہ۔۔ لائٹ میک اپ ساتھ موتیوں کا زیور پہنے تینوں بہت ہی پیاری لگ رہی تھیں۔۔۔

ماشاءاللہ تینوں ہی شہزادیاں لگ رہی ہیں۔۔۔ تائی امی نے کہا۔۔

سب مسکرادیں۔۔

سہی کہا بھابھی۔۔۔ چلو بچیوں گنگھٹ لے لو۔ نکاح کے لیے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔

عائشہ بیگم بولیں۔۔(مقدس کی والدہ)

جی چلیں۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گھر کے لاؤنج میں سب جما تھے۔۔ عمر عارض اور احمد بھائی بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

تینوں نے کاٹن کے وائیٹ شلوار قمیض کے ساتھ واسکٹ پہنی تھی۔۔۔

نکاح پہلے حیااور عارض کا ہوا۔۔۔ یہ دونوں بھائیوں کی خواہش تھی اب جب قسمت میں تینوں بہن بھائیوں کی ایک ساتھ شادی ہے تو پہلے رخصی اور نکاح پہلے ہو جائے۔ کسی کو اعتراز بھی نہیں تھا۔۔

نکاح ہو چکا تھا سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔ حیا حرم اور مقدس تینوں روم میں چلی گئیں تھیں۔ مہندی اور مایوں کی تقریب ساتھ ہی ہونی تھی۔۔۔ ہر کوئی خوش تھا دو خاندان ساتھ جڑ رہے تھے۔۔۔

حرم تو چچازاد تھی۔۔ ایک بیٹی جا رہی تھی تو دوسری آرہی تھی۔۔۔ رخصتی پہلے حیا کی تھی اسکے اگلے دن احمد اور عمر کی ساتھ تھی۔۔ کچھ دیر بعد عارض اور مقدس کی فیملی واپس چلی گئی تھی۔

لان بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا خوبصورت لائٹیں۔۔ گیندے چمبیلی اور گلاب کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی۔۔۔اسٹیج کے آگے ڈانسنگ فلور بنایا گیا تھا۔۔۔اسٹیج پر تین جھولے دلہا دلہن کے لیے رکھوائے گئے تھے جنہے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔

سب مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

سب لڑکوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی وائٹ شلوار قمیض کے ساتھ پیلا تو کسی نے ہرا ڈوپٹہ۔۔۔آٹھ بجے تک احمد اور حیا کے سسرالی بھی پہنچ گئے۔۔۔

حیا حرم اور مقدس کو اسٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا۔۔جہاں پہلے ہی احمد عمر عارض سب دوستوں، حمزہ اور احمد کے ساتھ بیٹھے مستی مذاق کر رہے تھے۔۔۔

تینوں ہی بہت حسین لگ رہی تھیں غرارے میں ساتھ پھولوں کے زیور تھے۔۔۔

شادی مبارک ہو مسز حرم عمر۔۔۔۔

آپ کو بھی۔۔۔حرم شرما کر بولی۔۔

اہمم۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔حمزہ نے اچانک آکر دونوں سے پوچھا۔۔

دونوں نے چونک کر حمزہ کو دیکھا جو کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

تم سے مطلب میں اپنی بیوی سے کچھ بھی کہوں۔۔عمر نے اسے گھور کر دیکھا (سالا کہیں کا)

جی بلکل ہے مطلب میری بہن کے کان خراب ہو جائیں گے تمہاری آواز سن سن کر۔۔۔

اپنی آواز کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔ عمر نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ میرا تو انداز ہی بہت خوبصورت ہے۔۔ حمزہ اترا کے بولا۔۔۔

ہنہ لگ رہا ہے۔۔۔ عمر نے چڑ کے کہا۔۔۔۔

اچھا چلو یار سڑو مت ورنہ ابٹن جل جائے گا۔۔۔ میری بہن جلا ہوا ابٹن کیسے لگائے گی۔

چپ کر جاؤ ورنہ سب کے سامنے پٹ جاؤ گے تم۔۔۔ عمر نے دھمکی دی۔۔ حمزہ ہنستا ہوا احمد بھائی کی طرف چلا گیا۔۔ عمر نے حرم کی طرف دیکھا جو سر جھکائے آپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔

تمہے بہت ہنسی آرہی ہے اس سالے صاحب کو ولیمے کے بعد گھر میں نہیں گھسنے دونگا۔

ایسے کیسے نہیں گھسنے دیں گے تایا ابو کا گھر ہے اور اس کی بہن کا سسرال بھی۔۔ حرم خفا سی بولی۔

اچھا ٹھیک ہے یار لیکن اسے سمجھا دو کباب میں ہڈی نہ بنا کرے۔۔ بندہ اب اپنی بیوی سے تھوڑا سا رومینس بھی نہ کرے۔۔۔

خود کہیں میں اچھی لگونگی یہ سب کہتے۔۔۔ حرم اپنی ہنسی ضبط کرتے بولی۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔ عارض حیا کے کان میں سرگوشی کر کے بولا۔۔

شکریہ۔۔۔ حیا شرماتی آہستہ سی بولی۔۔

میں کیا سوچ رہا ہوں ویسے ہی ایک دن بعد رخصتی ہے اتنا انتظار کون کرے۔۔۔آج ہی ساتھ لے جاؤں۔۔عارض کی بات سن کر حیا نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

خبر دار جو ایسا کچھ سوچا۔۔میں نے اتنا اچھا برائیڈل ڈریس لیا ہے حرم بھابھی اور مقدس بھابھی جیسا۔۔۔حیا جذباتی ہو گئی تھی عارض نے ہلکا سا قہقہ لگایا ورنہ دل تو کر رہا تھا قہقہے ہی لگاتا جائے۔۔

ہاں تو مسز حیا عارض ڈریس چینج کرنے میں کیا ہے جاؤ بدل کر آ جاؤ۔

جی نہیں اور اب کچھ کہا تو اٹھ جاؤں گی پھر دیتے رہیے گا سب کو جواب۔۔حیا چڑ کر بولتی دوسری طرف چہرہ کر گئی۔۔۔

اچھا یار سوری۔۔شادی پر پہن لینا۔۔اب خفا مت ہو جانا۔۔۔عارض نے مسکین شکل بنا کر کہا۔

اہمم او کے معاف کیا۔۔

آ جاؤ لڑکیوں سب۔۔۔حمزہ،احمر ڈھول ہاتھ میں لیے فلور پر بیٹھ گئے۔۔ساری لڑکیاں انکے ارد گرد بیٹھ گئیں۔۔۔سب لڑکے بھی ایک سائیڈ پر بیٹھ گئے۔۔باقی سب ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

حمزہ بھائی ڈھول ادھر دیں آپ کیسے بجائیں گے۔۔ایک لڑکی نے کہا۔۔سب ہی خاندان کی اور دلہنوں کی دوستیں تھیں۔۔

کیوں میں کیوں نہیں بجا سکتا؟؟

آپ لندن سے آئے ہیں کبھی ڈھول بجایا بھی ہے۔۔۔لڑکی کی بات سن کر حمزہ نے ڈرامائی انداز میں اپنے سینے پے ہاتھ رکھا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا لندن سے آیا ہوں۔۔میں تو پیدا اس پاک زمین پر ہوا ہوں اور تم مجھے لندن لندن کہہ رہی ہو۔۔حمزہ فل ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔وہ لڑکی بیچاری شرمندہ ہو گئی جب کے سب قہقے لگانے لگے۔۔۔

حمزہ مت تنگ کرو اور دو اسے ڈھول۔۔چاچی بولیں۔۔

مگر حمزہ نے تو جیسے سنا ہی نہیں۔۔ڈھول بجانہ (پیٹنا شروع کر دیا۔۔سب نے تالیا اور ہوٹنگ شروع کر دی تھی۔۔۔

کالا شاہ کالا تیرا کالا ہے دلدار تو ہم کیا کریں ہوووو

کالا شاہ کالا تیرا کالا ہے دلدار تو ہم کیا کریں ہووووو

حمزہ گانے کا ستیاناس کرنے میں لگا تھا۔۔

عمر اٹھ کر اس تک آیا اور پیچھے سے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

رک جا سالے صاحب کالا تو میں کرتا ہوں تجھے خبیث سالے صاحب۔۔عمر حمزہ کا منہ دبائے اسے پیچھے کی طرف گرا رہا تھا۔۔

جب کے وہ عمر کا ہاتھ پکڑ کر ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔سب لڑکیوں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر ڈھول اسکے سامنے سے ہٹا کر دوسری طرف رخ کر کے گول دائرہ بنا کر گانا شروع ہو چکی تھیں۔

سب انہیں دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہے تھے احمد اور عارض بھی اٹھ کر آ گئے تھے۔۔ڈی جے نے فل والیم میں گانے لگا دیے۔۔۔۔

جسے احمر نے اشارہ کیا تھا۔۔حمزہ منہ سے ہاتھ ہٹوا کر عمر کے دونوں ہاتھ پکڑ کے ناچنے لگا۔۔۔۔

سب لڑکیاں جلدی سے ڈھول اٹھا کر ڈانسنگ فلور سے اٹھ کر نیچے کھڑی ہو گئیں۔لڑکوں نے مل کر تینوں کے ساتھ خوب بھنگڑے ڈالے۔حیا حرم مقدس تینوں بیٹھیں موبائل سے ویڈیو بنانے میں لگیں تھیں۔۔۔

خوب ہلا گلا کرنے کے بات تینوں واپس جگا پر آئے۔حمزہ نے عمر کو گلے لگایا پھر عارض اور احمد بھائی کو گلے لگایا۔۔۔مہندی کی رسم کے بعد تصویروں کا سلسلہ چلا۔۔۔۔کھانے کے بعد رات چار بجے تک خوبصورت اور پر رونق تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔

اگلے دن عصر کے بعد ہی حیا حرم مایوں بیٹھ گئی تھیں۔۔

مقدس اپنے گھر پر ہی مایوں بیٹھی تھی۔۔۔پیلا جوڑا پہنے ساتھ پھولوں کا ٹیکا بالیاں اور ہاتھوں میں کنگن پہنے تھیں۔

دوستیں بھی رات وہیں رک گئیں تھیں۔۔۔

دوسرے دن حیا کی رخصتی تھی اس لیے حیا تائی امی کی گود میں سر رکھے رونے میں لگی ہوئی تھی۔

امی میں آپ کو چھوڑ کر کیسے جاؤں گی۔۔۔ میں آپ سب کے بنا کیسے رہوں گی۔۔ حرم اپنی امی کے کندھے پر سر رکھے انکا ہاتھ پکڑے حیا کو دیکھ رہی تھی۔ جو روتے ہوئے بول رہی تھی اس کی خود آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔۔

ایسے نہیں کہتے بیٹیاں اپنے گھر ہی اچھی لگتی ہیں دیکھو میں بھی تو آئی تھی اپنے گھر کو چھوڑ کے۔

یہی ہر بیٹی کا نصیب ہے دیکھو حرم بھی تو اس گھر میں آ رہی ہے۔۔ گھر کی بچی سہی مگر ماں باپ سے جدائی کا دکھ سب کو ہوتا ہے۔۔ مقدس بھی تو رخصت ہو کر آئے گی نہ۔۔۔ تائی امی اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔ حیا کے رونے میں کمی ہوئی۔۔

اچھا بس کرو رونا دھونا۔۔۔ چلو۔ لڑکیوں ابٹن لگاو میری دونوں بیٹوں کو۔۔۔ چاچی نے مسکرا کر سب کو کہا۔۔

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

جلدی اٹھو حرم ناشتہ کر لو پھر پارلر جانا ہے۔۔۔ حیا اپنا سارا سامان رکھتی ہوئی بولی۔

کیا یار سونے دو ویسے بھی آج تمہاری شادی ہے۔ حرم آنکھیں بند کیے ہی بولی۔ حیا شرارہ بیگ میں رکھتے ہوئے ایک دم رکی اور حرم کو دیکھنے لگی۔۔

دونوں کزنز تھیں مگر بلکل سگی بہنوں کی طرح رہی ہیں۔۔۔

لگتا ہی نہیں کے حرم اور حیا دونوں الگ الگ ملک سے دور رہی ہیں۔۔ایسا لگتا تھا دونوں شروع سے ساتھ پلی بڑی ہیں۔۔

حیا سوچوں میں کھو گئی۔۔۔جب کے دوسری طرف حرم نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔

حیا اسکی ایک دفع کی بات کیسے مان گئی؟

تھوڑی گردن اونچی کر کے حیا کو دیکھا جو ایسے ہی ہاتھ میں شرارہ لئے کھڑی کسی سوچ میں گم تھی۔

حرم اٹھ کر اسکے پاس گئی۔۔حیا نے اسے مسکرا کر دیکھا تو حرم نے مسکرا کر اسے گلے لگا یا۔۔۔

میں تمہے بہت مس کرو نگی ڈرپوک چھپکلی۔۔۔حیا بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔حرم اسکے ڈرپوک چھپکلی کہنے پے ہنس کر بولی۔۔

اور میں بھی پاگل عورت۔۔حرم کی بات پر حیا اس سے الگ ہو کر اسے گھورنے لگی پھر دونوں ہی کھلکھلا کر ہنس دیں۔۔

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

حیا دلہن بننے پارلر جا چکی تھی ساتھ حرم بھی تھی مقدس بھابھی اپنے ابّو کے ساتھ پہنچ گئیں تھیں۔تینوں کو ایک ہی دن مایوں بٹھایا گیا تھا۔۔تاکہ حیا کی شادی میں دونوں بھی شرکت کر سکیں۔

شادی بینکیوٹ میں تھی۔۔رات تک سب تیاریاں ہو گئیں تھیں۔۔سب بینکیوٹ پہنچے جب کے احمر اور آفاق صاحب پارلر۔۔۔

بینکیوٹ پہنچ کر حیاکو برائیڈل روم میں بیٹھادیا گیا۔۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلکل گڑیا۔۔احمد بھائی اور احتشام صاحب اندر آئے۔
جب احتشام صاحب نے شفقت سے حیاکے سرپے ہاتھ رکھ کر کہا پھر دوائیں دے کر باہر نکل گئے۔

احمد بھائی نے بھی سرپے ہاتھ رکھ کر گلے لگاکر پیار کیا پھر باہر نکل گئے۔۔۔
حرم احمد بھائی کتنے شریف ہیں ناانکی وائف بھی یہیں ہیں۔۔ لیکن دیکھے بناہی چلے گئے۔۔اگر عمرانکی جگہ ہوتاتو نظریں تمہاری طرف ہی ہوتیں ہاہاہا۔۔۔حیاکہ کر خود ہی قہقہ لگاگئی۔۔
جبکے مقدس بھابھی اور حرم ہنس دیں۔۔
بہت بری ہو تم دیکھ بھی لیں تو کیاہوابیوی ہوں۔۔۔۔حرم ہنستی بولی۔۔

کچھ ہی دیر میں برات آگئی۔۔۔۔حیاحرم اور مقدس کے ساتھ اسٹیج تک آئی۔ عمر حرم کو اپنی دی ہوئی ساڑھی میں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔۔

وہ لگ بھی بہت حسین رہی تھی حیا اسٹیج تک آئی تو عارض اٹھ کر حیاکو چڑھنے میں مدد دی۔۔۔ مووی بن رہی تھی۔۔۔۔حیااور عارض ساتھ پرفیکٹ لگ رہے تھے۔

دودھ پلائی کی رسم حرم نے کی۔۔

سب ہی دولہا دلہن کے ساتھ مووی بنوا رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں کھانا کھل گیا۔۔کھانے کے بعد رخصتی کا وقت ہو گیا تھا۔۔سب کی آنکھوں میں آنسوں تھے حیا سب سے گلے لگ کر روئے جا رہی تھی احتشام صاحب نے حیا کو گاڑی میں بٹھایا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

حیا کا سسرال میں بہت شاندار استقبال کیا گیا۔۔۔پورا گھر سجا ہوا تھا۔۔کچھ رسموں کے بعد حیا کو روم میں اسکی ساس چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔

حیا بیڈ پر بیٹھی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کمار بہت خوبصورت تھا۔۔پورے کمرے میں پھول تھے۔۔۔جب دروازہ کھول کر عارض اندر آیا۔

حیا نے اسے دیکھا تو سر جھکا لیا۔۔عارض اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے یوں سر جھکانے پر مسکرا دیا دروازہ لاک کر کے قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔۔پھر حیا کے سامنے بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔

کافی دیر وہ یونہی اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔حیا نے تھک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

مانا میں بہت پیاری لگ رہی ہوں مگر بیوی کو یوں تاڑنا نہیں چاہیے۔۔حیا کی بات سن کر عارض نظریوں کا زاویہ بدل کر مسکرا دیا۔۔

ہمم تو بیوی کو کس نے کہا تھا اتنی پیاری لگے۔۔عارض نے کہتے ساتھ ہی حیا کا ہاتھ تھام لیا۔۔

تھا کوئی جسے مجھے اس روپ میں دیکھنے کی بہت خواہش تھی۔۔حیا مسکراہٹ دبا کر بولی۔

ہاہاہا اگر خواہش نہ کرتا تو تم یونہی آجاتی اور میری یہ خواہش پتہ نہیں کب پوری ہوتی۔۔۔ہوتی بھی یا نہیں اور اگر ایسے ہی مر۔۔۔۔۔

اس سے پہلے عارض اور کچھ کہتا حیا نے دوسرے ہاتھ سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

اللہ نہ کرے کیا فضول بولنا شروع کر دیا ہے اور مجھے باتوں میں بعد میں لگایئے گا۔۔پہلے میری منہ دکھائی دیں۔۔۔حیا نے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔۔

کافی جلدی یاد نہیں آگیا محترمہ کے ایسا کچھ بھی ہوتا ہے؟ عارض کی بات سن کے حیا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

میں نے کب لگایا باتوں میں۔۔۔خود ہی آکر ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کھا جائیں گے۔۔حیا ناک چڑھا کر بولی۔۔

ہاں تو تمہے کھانا ہی تو ہے۔۔۔عارض آنکھ مار کر بولا۔۔

حیا جھیب گئی۔۔۔بات مت پلٹیں لائیں میری منہ دکھائی۔۔۔

عارض نے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل سے ایک جیولری باکس لا کر حیا کے ہاتھ پر رکھا۔حیا نے مسکرا کر کھولا۔۔جس میں ڈائمنڈ کا نازک سا بریسلٹ تھا۔۔

واؤ ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔حیا نے بریسلٹ نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

تھینک یو۔۔حیا نے مسکرا کر عارض کو دیکھ کر کہا۔۔

میں پہنا دوں۔۔عارض نے اجازت مانگی جس پر حیا نے مسکرا کر بریسلٹ عارض کو دیا۔۔۔

عارض نے بریسلٹ پہنا کر حیا کی کلائی چومی حیا اپنے اپ میں سمٹ سی گئی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

دوسرے دن تائی امی اور چاچی حیا کے سسرال ناشتہ لے کر گئے۔۔ حرم کو پارلر جانا تھا اسلیے جا نہیں سکی۔۔۔

حیا تیار ہونے پارلر ہی آئی تھی۔۔۔ حرم کا ابھی میک اپ ہو رہا تھا۔۔۔

حرم!! حیا حرم کو دیکھتے ہی آواز دیتی اس تک آئی دونوں مل کر ایک دوسرے سے ایک دو باتیں کر کے حیا پھر مقدّس بھابھی سے ملنے لگی۔۔۔۔

حمزہ اور عارض انہیں پک کرنے آیا۔۔۔ وہ لوگ سیدھا بینکیوٹ پہنچے تھے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر اور احمد دونوں حرم اور مقدس کو لیے ایک ساتھ اسٹیج تک آئے۔۔ چاروں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ عمر کی نظر بار بار اسکی طرف اٹھ رہی تھی۔ آج دلہن کے روپ میں حرم بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

شادی کی تقریب بہت پر رونق تھی دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ دلہا بنے دیکھ کر حیا بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔ مووی اور تصویروں کا سلسلہ چلا پھر کھانا کھل گیا۔۔

کچھ دیر بعد رخصتی ہونی تھی عارض حیا برائیڈل روم میں دولہا دلہن کے ساتھ کھانا کھانے کے ساتھ ہنسی مذاق میں لگے تھے۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی ہونے لگی۔۔۔

حرم رونے لگی جب حمزہ نے اسکے سر پہ چپت لگائی۔۔

پاگل بہن گھر ہی جا رہے ہیں ہم سب۔۔۔۔

ہاں تو تم سب تو چلے جاؤ گے نہ واپس۔۔میں اب رو بھی نہیں سکتی۔۔ حرم سو سو کرتی حمزہ کو بول رہی تھی۔۔سب اسکی بات سن کر مسکرا دیے۔

ہاں تو بعد میں رونا ابھی مت رو میک اپ دھل گیا تو چڑیل لگو گی۔۔ حمزہ نے مذاق کرتے ساتھ اسے گلے لگایا۔۔

تم ہو ہی بد تمیز۔۔۔ حرم نے اسکے سینے پہ ہاتھ مار کر کہا پھر حرم حیا سے ملی کر کار میں بیٹھ گئی۔

گھر پہنچ کر حرم اور مقدس دونوں کی رسمیں ہوئیں پھر دونوں کو روم میں پہنچا دیا گیا۔۔

حرم بیڈ پر بیٹھی کمرے کو دیکھ رہی تھی جو پھولوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ عمر اندر آتے ہی کمرا لاک کر کے حرم کے پاس بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا حرم جو کمرے کو دیکھنے میں مگن تھی عمر کے یوں کرنے سے ڈر گئی۔۔

افففف!! اللہ کی پناہ یہ کیا طریقہ ہے ایسے بیٹھنے کا ڈرا دیا مجھے۔۔ حرم نے گھور کر عمر کو دیکھ کر کہا۔

ہاہاہا!! اگر کمرے کی جگہ میں تم میرے انتظار مین دروازہ دیکھتی تو ایسا نہیں ہوتا۔۔ عمر کہتے ساتھ اسکی گود می سر رکھ کر لیٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا۔۔

ایسے مت دیکھیں۔۔ حرم اسکے یوں دیکھنے سے شرما گئی۔۔۔

اچھا پھر کیسے دیکھ رہا ہوں۔۔۔ عمر اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

بے شرموں کی طرح۔۔ حرم مسکراہٹ دبا کر بولی۔

ہیں! تم اپنے شوہر کو ایسے کہہ رہی ہو اور میں معصوم بھولا بھالا شریف شوہر تمھارے لئے منہ دکھائی کا گفٹ لایا تھا۔۔۔اب تو نہیں ملے گا۔۔ عمر اٹھ کر بولتا کھڑا ہو گیا۔۔

کیا!! گفٹ دیکھائیں۔۔۔ حرم چہکتی ہوئی بیڈ سے اتر کر اس تک آئی۔۔

ایسے نہیں ملے گا پہلے آئی لو یو کہو۔۔۔

میں نہیں کہہ رہی۔۔

ٹھیک ہے پھر گفٹ بھول جاؤ۔۔۔اتنا خوبصورت گفٹ لیا تھا پر افسوس۔۔ عمر افسوس کرتا واشروم کی طرف بڑھا۔۔

حرم جلدی سے اسکے سامنے آئی۔۔پہلے میرا گفٹ دیں یہ میرا حق ہے۔۔

اور بیوی کا فرض ہے وہ شوہر کی ہر بات مانے چلو آئی لو یو بولو۔۔ عمر کہہ کر اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔ حرم نظریں جھکا کر بولی۔

مجھ سے کیا شرمانا یار۔۔۔ عمر نے کہتے ساتھ ہی حرم کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

اب بھی شرم آرہی ہے۔۔ عمر نے اپنا چہرہ حرم کے کان کے قریب کر کے دھیمی آواز میں بولا۔

حرم کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔

کہو میں انتظار کر رہا ہوں۔۔ عمر نے پھر کہا جب حرم جلدی سے کہ گئی۔۔

آئی لو یو۔۔۔ حرم نے کہ کر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

ولیمے کی تقریب ایک ہی جگہ ہونی تھی۔۔ حیا حرم اور مقدس تینوں کے ولیمے کی بکنگ بھی ایک ہی پارلر میں تھی۔۔۔

حرم!! حیا کو منہ دکھائی میں بریسلٹ ملا مجھے کنگن اور عمر سے تمہیں کیا ملا؟

مقدس بھابھی معنی خیز نظروں سے دیکھ کر پوچھ رہی تھیں۔۔۔ تینوں پارلر میں تیار بیٹھیں گاڑی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

حرم نے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا۔۔۔ جس میں ایک نازک سی ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی۔۔

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔۔ حیا اور مقدس بھابھی نے باری باری دیکھ کر تعریف کی۔ حرم کل رات کا سوچنے لگی جب کافی مشکل سے اسے یہ گفٹ ملا۔۔

حرم سوچ کر ہی خود میں سمٹ سی گئی۔۔

بے شرم۔۔۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔۔ احمد بھائی مقدس بھابھی کے ساتھ سب سے مل رہے تھے۔

عمر حرم۔۔۔حیااور عارض کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھے باتوں میں لگے تھے۔۔

تینوں لڑکوں نے تھری پیس سوٹ پہنا تھا عارض کا نیوی بلو تھا جب کے عمر اور احمد کا بلیک

حیانے بھی نیوی بلو میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔جب کے حرم کی پرپل کلر کی اور مقدس بھابھی کی لائیٹ کلر کی میکسی تھی۔۔

تینوں کپلس ساتھ بہت خوبصورت اور بہت خوش لگ رہے تھے۔۔کچھ ہی دیر میں دولہا دلہن کے فوٹو شوٹز شروع ہو گئے۔۔

عارض بھائی ہنی مون کے لئے کسی ہنٹڈ پلیس میں جائینگے نا؟؟سب اسٹیج پر ہی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب حرم نے عارض سے پوچھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔عارض کا بے اختیار قہقہ نکل گیا۔۔۔حیانے گھور کر حرم کو دیکھا۔۔

جب کے سب ناسمجھی سے انہے دیکھ رہے تھے۔۔۔احمد بھائی سمجھ گئے تھے تبھی نیچے منہ کیے مسکرا رہے تھے۔۔۔

سہی کہا میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔۔عارض کن اکھیوں سے حیا کو دیکھ کر بولا۔۔

میں چلی جاؤنگی اگر اب اپ نے کچھ کہا تو۔۔۔حیا غصے میں جگہ سے کھڑی ہونے لگی۔۔

ارے یار بیٹھ جاؤ مذاق کر رہا تھا۔۔عارض نے ہاتھ پکڑ کر اٹھنے سے روکا۔۔۔

حیا گھور کے دوبارہ کھانا کھانے لگی۔۔۔عارض مسکراتا خود بھی کھانے لگا۔۔

احمد بھائی مقدس بھابھی آج کسی لگ رہی ہیں۔۔ حمزہ نے شرارتی مسکراہٹ سے انھیں دیکھ کر پوچھا۔

احمد بھائی مقدس بھابھی سے بات کر رہے تھے جب حمزہ کی بات پر اسے دیکھا۔۔۔ پھر مسکرا کر بولے۔۔۔

تم سب کی بھابھی بہت اچھی لگ رہی ہیں۔

ہاہاہا۔۔۔اور آپ کی وائف ؟احمر نے پوچھا۔۔۔سب نے احمر کی بات پر قہقہ لگایا احمد بھائی نے مقدس کو دیکھا پھر بولے۔۔۔۔۔

وہ میں بعد میں اپنی وائف کو ہی بتاؤں گا۔احمد بھائی کی بات پر سب نے مسکرا کر انھیں دیکھا۔

حمزہ نے اب عمر کی طرح دیکھا جو حرم کے پلیٹ میں بریانی ڈال رہا تھا۔۔ حمزہ اٹھ کر صوفے کے پیچھے جا کر عمر اور حرم کی طرف جھک کر کہنے لگا۔

واہ واہ سہی جا رہے ہو۔۔ عمر نے گردن موڑ کر اسکی طرف دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا ہے تمہے اپنی جان پیاری نہیں ہے۔۔ عمر دانت پیس کر کہنے لگا جو اسکی بات پر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے پیچھے ہوا۔۔۔

بہنا دیکھو یار بڑا ہی کسائی قسم کا شوہر ہے۔۔۔ حمزہ حرم سے بولا۔۔ جس نے اسکی بات پر بیٹھے بیٹھے ہی گھوم کر اسکے بازو پر چپت لگائی۔۔

تمیز سے رہو اور آپ میرے بھائی کو کچھ کر کے تو دیکھائیں۔۔ حرم نے پہلے حمزہ کو گھورا پھر عمر کو۔

یہ کس کی سائیڈ لی ہے تم نے۔۔۔ حمزہ نے حرم کے اس طرح دونوں کو ہی ڈانٹنے پر کہا۔۔ دونوں کی۔۔ حرم کہ کر پھر کھانا کھانے لگی۔۔ کھانے کے بعد حمزہ کیمرا مین کو فیملی فوٹو کے لئے بلا کر لا یا۔۔۔۔

تینوں فیملیاں اسٹیج پر دولہا دلہن کے ساتھ کھڑے ہوگے سب خوش اور مطمئن تھے۔۔۔!!

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کرواناچاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

New Era Magazine